المنطق نعم العون علی ادراک العلوم کلها (شیخ بو علی سینا)

تلخیص المنطق
للمبتدئین

پسند فرمودہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا
حفیظ الرحمن صاحب حفظہ اللہ
استاذ حدیث جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور رموی اٹک

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا
ظفر احمد صاحب حفظہ اللہ
مدرس جامعہ جواہر القرآن سلیم خان صوابی

تصحیح و نظر ثانی

حضرت مولانا
مفتی حبیب الرحمن صاحب حفظہ اللہ
استاذ حدیث جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور رموی اٹک

حضرت مولانا
محمد الیاس صاحب حفظہ اللہ
استاذ جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور رموی اٹک

مؤلف

حضرت مولانا
سمیع الحق صاحب حفظہ اللہ
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی: مدرس جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن مرزا اٹک

- منطق کا آسان خلاصہ
- تمام تقسیمات کی وجہ حصر بطرز حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب
- بڑی کتابوں سے ملخص چند ضروری اصطلاحات
- ابتدائی طلبہ کیلئے بڑے درجات میں رہنمائی کا آسان راستہ
- چالیس اسباق سے مرتب پورے چلہ کا کورس
- ہر سبق مع تمرین
- وفاق المدارس کے امتحان دینے والے طلبہ کیلئے انمول تحفہ
- معروف مصطلحات کی عربی تعریفات

المنطق نعم العون علی ادراک العلوم کلها (شیخ بوعلی سینا)

تلخیص المنطق للمبتدئین

منطق کا آسان خلاصہ

تمام تقسیمات بطرز حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب کی وجہ حصر

بڑی کتابوں سے ملخص چند ضروری اصطلاحات

ابتدائی طلبہ کیلئے بڑے درجات میں رہنمائی کا آسان راستہ

چالیس اسباق سے مرتب پورے چلہ کا کورس

ہر سبق مع تمرین

وفاق المدارس کے امتحان دینے والے طلبہ کیلئے انمول تحفہ

معروف مصطلحات کی عربی تعریفات

پسند فرمودہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا
حفیظ الرحمن صاحب حفظه الله
استاذ حدیث جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا
ظفر احمد صاحب حفظه الله
مدرس جامعہ جواہر القرآن سلیم خان صوابی

تصحیح و نظر ثانی

حضرت مولانا
مفتی حبیب الرحمن صاحب حفظه الله
استاذ حدیث جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

حضرت مولانا
محمد الیاس صاحب حفظه الله
استاذ جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

مؤلف

حضرت مولانا
سمیع الحق صاحب حفظه الله

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی، مدرس جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن مرزا اٹک

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب..........تلخیص المنطق للمبتدئین
مؤلف..........حضرت مولانا سمیع الحق بسام صاحب
تصحیح ونظر ثانی.......حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمان صاحب ومولانا محمد الیاس صاحب حمیدی
کمپوزنگ وکتاب ڈیزائننگ ....مولانا عمر خطاب صاحب
تعداد..........1100
طبع اول..........جون 2016
طبع دوم..........دسمبر 2016
طبع سوم..........اپریل 2019

ملنے کے پتے

جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن مرزا اٹک
جامعہ جواہر القرآن سلیم خان صوابی
مکتبہ عثمانیہ طوطی اڈہ ویسہ اٹک
جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن توردھیر صوابی
دار العلوم ویسہ اٹک
مدرسہ تبلیغ القرآن والسنہ کھنڈہ صوابی
مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک

جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسی اٹک
مکتبہ حمادیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک
مکتبۃ الحبیب ویسہ اٹک
اسلامی کتب خانہ صوابی
مکتبہ امیر معاویہ ویسہ اٹک
مکتبہ حسینیہ نزد لوہاراں مسجد اٹک شہر
مکتبہ دار التوحید والسنہ قصہ خوانی محلہ جنگی پشاور

رابطہ نمبر: مولانا سمیع الحق بسام صاحب 0333.6594791

انتساب

اس قافلہ حق کے نام جس نے چار دانگ عالم

میں حق کا بول بالا کیا اُسے دنیا

"علماء دیوبند"

کے نام سے جانتی ہے۔

اور اپنے والدین کے نام جن کی کاوشوں اور

دعاؤں سے بندہ کچھ لکھنے کے قابل ہوا۔

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	انتساب	
02	تقاریظ	8
03	مقدمہ	10
04	تصورات! سبق نمبر 1 / : تعریف علم میں اختلاف، وجہ اختلاف،	15
05	علم کی تعریفات ستہ مشہورہ	15
06	سبق نمبر 2 / اقسامِ علم تصور اور تصدیق، بدیہی، نظری،	16
07	تصور اور تصدیق کی تعریف اور وجہ حصر	16
08	مجموعہ اٹھانے کے دو طریقے	16
09	بدیہی نظری کی تعریف اور وجہ حصر	17
10	سبق نمبر 3 / حکم کا بیان	18
11	تصدیق میں امام رازی اور حکماء کے درمیان اختلاف اور دونوں مذہبوں	18
-	کے درمیان فرق	-
12	سبق نمبر 4 / تصور اور تصدیق کی تمام اقسام کی وجہ حصر	19
13	سبق 5 / معرف اور حجت کی وجہ حصر، نظر و فکر کی تعریف	20
14	منطق کی تعریف، منطق کے تین نام مع وجہ تسمیہ	21
15	منطق کی موضوع، عوارض ذاتیہ اور غریبہ، منطق کی غرض	22
16	موجد کا بیان، علم منطق کا تاریخی پس منظر	23
17	سبق نمبر 6 / دلالت اور وضع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف	24
18	سبق نمبر 7 / اقسامِ دلالت مع وجہ حصر، دوال اربعہ کا بیان	24

19	سبق 8 / دلالت لفظیہ وضعیہ کی تقسیم بمع وجہ حصر اور بمع وجوہ تسمیہ	27
20	سبق نمبر 9 / لازم کی قسمیں اور تمام قسموں کی وجہ حصر	28
21	سبق نمبر 10 / مفرد اور مرکب کا بیان، مفرد کی تقسیم اول، مفرد کی تقسیم ثانی	29
-	استقلال اور عدم استقلال کے اعتبار سے بمع وجہ حصر	-
22	فائدہ: فعل اور کلمہ میں نسبت	30
23	فائدہ: حرف اور اداۃ میں نسبت	31
24	سبق 11 / مفرد کی تقسیم ثالث باعتبار وحدت وتعدد معنی کے بمع وجہ حصر	31
25	سبق نمبر 12 / اقسام تفاوت بمع وجہ حصر، اشدیۃ، ازیدیۃ کی تعریف، اقسام	32
-	منقول	-
26	سبق نمبر 13 / مرکب کی تقسیم، تام، ناقص، خبریہ، انشائیہ، فعلیہ، اسمیہ، انشائیہ طلبی	34
-	وغیر طلبی بمع وجہ حصر،	-
27	سبق نمبر 14 / کلی اور جزئی کی بحث، مفہوم کی تعریف اور مفہوم، مدلول، معنی	36
-	مقصود میں فرق اعتباری، کلی وجزئی تعریف بمع وجہ حصر	--
28	جزئی حقیقی اور جزئی اضافی کی تعریف اور ان کے درمیان نسبت	37
29	کلی کی باعتبار خارج کے تقسیم بمع وجہ حصر	37
30	سبق نمبر 15 / باعتبار مفہوم کے کلی کی تقسیم، کلی ذاتی اور عرضی کی تعریف بمع وجہ	38
-	حصر، کلیات خمسہ کی وجہ حصر، فائدہ تمام مشترک کی تعریف	--
31	سبق نمبر 16 / جنس اور نوع کی تعریف اور تقسیم بمع وجہ حصر، اجناس اور انواع	40
-	کی تعداد	--
32	سبق نمبر 17 / فصل کی تعریف وتقسیم بمع وجہ حصر فصول کی تعداد، فصل مقوم وفصل	42
-	مقسم کی وجہ تسمیہ	--

19	سبق 8 / دلالت لفظیہ وضعیہ کی تقسیم مع وجہ حصر اور مع وجوہ تسمیہ	27
20	سبق نمبر 9 / لازم کی قسمیں اور تمام قسموں کی وجہ حصر	28
21	سبق نمبر 10 / مفرد اور مرکب کا بیان، مفرد کی تقسیم اول، مفرد کی تقسیم ثانی	29
-	استقلال اور عدم استقلال کے اعتبار سے مع وجہ حصر	-
22	فائدہ: فعل اور کلمہ میں نسبت	30
23	فائدہ: حرف اور اداۃ میں نسبت	31
24	سبق 11 / مفرد کی تقسیم ثالث باعتبار وحدت وتعدد معنی کے مع وجہ حصر	31
25	سبق نمبر 12 / اقسام تفاوت مع وجہ حصر، اشدیۃ، ازیدیۃ کی تعریف، اقسام	32
-	منقول	-
26	سبق نمبر 13 / مرکب کی تقسیم، تام، ناقص، خبریہ، انشائیہ فعلیہ، اسمیہ، انشائیہ طلبی	34
-	وغیر طلبی مع وجہ حصر،	-
27	سبق نمبر 14 / کلی اور جزئی کی بحث، مفہوم کی تعریف اور مفہوم، مدلول، معنی	36
-	مقصود میں فرق اعتباری، کلی وجزئی تعریف مع وجہ حصر	--
28	جزئی حقیقی اور جزئی اضافی کی تعریف اور ان کے درمیان نسبت	37
29	کلی کی باعتبار خارج کے تقسیم مع وجہ حصر	37
30	سبق نمبر 15 / باعتبار مفہوم کے کلی کی تقسیم، کلی ذاتی اور عرضی کی تعریف مع وجہ	38
-	حصر، کلیات خمسہ کی وجہ حصر، فائدہ تمام مشترک کی تعریف	--
31	سبق نمبر 16 / جنس اور نوع کی تعریف اور تقسیم مع وجہ حصر، اجناس اور انواع	40
-	کی تعداد	--
32	سبق نمبر 17 / فصل کی تعریف وتقسیم مع وجہ حصر، فصول کی تعداد، فصل مقوم وفصل	42
-	مقسم کی وجہ تسمیہ	--

48	سبق نمبر 30 / علاقہ کا بیان، علاقہ کی تعریف اور تقسیم بمع وجہ حصر	62
49	سبق نمبر 31 / شرطیہ منفصلہ کی تعریف وتقسیم بمع وجہ حصر	63
50	سبق نمبر 32 / تناقض کا بیان، تعریف، شرائط	64
51	سبق نمبر 33 / عکس کا بیان، عکس کی تعریف وتقسیم، محصورات اربعہ کے عکوس	65
52	عکس مستوی کے اثبات کے دلائل اور ان دلائل کا اجراء	66
53	عکس نقیض کا بیان، متقدمین اور متاخرین کے نزدیک عکس نقیض کی تعریف	69
54	سبق نمبر 34 / حجت کا بیان، قیاس کا بیان، قیاس مساوات کی تعریف، قیاس کی	70
-	قسمیں	...
55	سبق نمبر 3 5 / قیاس اقترانی کا بیان اور اس کی چھ صورتیں، اقترانی حملی کی	71
-	وضاحت، مبادی قیاس، اشکال اربعہ کی وجہ حصر	...
56	سبق 36 / اشکال اربعہ کا بیان، اشکال اربعہ کی شروط وضروب نقشوں سمیت	74
57	سبق نمبر 37 /	77
58	سبق نمبر 38 / قیاس استثنائی کا بیان، استثنائی اتصالی اور انفصالی کی صورتوں کی	80
-	وضاحت نقشوں میں	...
59	سبق نمبر 39 / استقراء اور تمثیل کا بیان، ارکان تمثیل، دلیل لمی اور دلیل انی	83
60	سبق نمبر 40 / صناعت خمسہ کا بیان، صورت قیاس، مادہ قیاس کی تعریف،	85
61	قیاس برحانی کے اصول ستہ	87
	حواس کا بیان، حواس ظاہرہ اور حواس باطنہ،	89
	مصادر ومراجع	92

☆ رائے گرامی ☆

جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء عارف باللہ حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب حفظہ اللہ

استاذ حدیث جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ اما بعد:

عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب کا رسالہ موسوم تلخیص المنطق نظر سے مختصراً گذرا ترتیب اور افہام و تفہیم میں طلبہ کے لئے مناسب پایا دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لئے اور ان کے والدین اور جملہ اساتذہ کرام کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

حفیظ الرحمن

☆ رائے گرامی ☆

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا ظفر احمد صاحب حفظہ اللہ

مدرس مدرسہ جواہر القرآن سلیم خان صوابی

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین: اما بعد!

علم کی تقویت علوم آلیہ پہ مبنی ہے اور منجملہ علوم آلیہ میں سے علم منطق بھی ہے خاص طور پہ طریقہ استدلال میں صحیح معاون ہے اس لئے اس کو فن استدلال بھی کہا جاتا ہے۔

میں تعریف اور مدح میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ

من لم یعرف المنطق فلا ثقة له فی العلوم کما قاله الغزالی رحمہ اللہ تعالی

یہ بات مسلم من المشاہدہ ہے کہ علم منطق نہ سمجھنے والے کی علمی استعداد کمزور رہتی ہے اس لئے اہل علم کو چاہیے کہ اس فن پہ خوب توجہ دیں کیونکہ جو طلباء ابتدائی کتب صحیح یاد نہ کریں تو ان کی بنیاد کمزور پڑ جاتی ہے پھر بعد میں بڑی کتابوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس فن منطق کو سمجھنے کے لئے ہماری محنتیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔

مگر میرے سامنے کوئی ایسا تسلی بخش رسالہ نہیں تھا جس سے طلباء کیلئے اس فن میں استعداد اور مناسبت پیدا کرنا آسان ہوتی ہو، الحمد للہ آج میرے سامنے میرے قابل قدر بھائی محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے ایک رسالہ پیش کیا جو ان کی اپنی تصنیف ہے میں نے جب مطالعہ کیا تو بہت خوشی ہوئی کہ رسالہ میں نہایت احسن انداز میں بلا تطویل وحصر مختصر وجہ حصروں میں اس فن کی اصطلاحات کا تعارف مثالوں سمیت بیان کیا گیا ہے، قوی امید ہے کہ اگر اس انداز سے طلباء اس کو یاد کریں تو انشاء اللہ اس فن کو بآسانی سمجھ سکیں گے، اللہ رب العزت مصنف کی محنت قبول فرمائے اور دارین میں نعم البدل عطاء فرمائے، واقعۃً یہ رسالہ مجھے بہت ہی پسند آیا، اللہ قبول فرمائے۔

ظفر احمد باجوڑی

حالاً مدرس مدرسہ جواہر القرآن سلیم خان صوابی

جمادی الاخری 1437ھ/ 17 مارچ 2016

☆ رائے گرامی ☆

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عبد الستار صاحب حفظہ اللہ

(مدرس جامعہ تعلیم القرآن ڈگر بونیر)

بندہ عبد الستار بونیری نے مولانا سمیع الحق صاحب کا رسالہ "تلخیص المنطق" چند مواضع سے مطالعہ کیا، علماء اور طلباء کے لئے بہت مفید پایا، اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت سے نوازے اور مؤلف کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

کاتب الحروف عبد الستار بونیری

حالا نزیل جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن مرزا اٹک

3 ربیع الثانی 1437ھ/ بمطابق 2016-04-01

مقدمہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم! اما بعد

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو وقت کے صفحات پر کہ نسل نو سے اک یہی تو رابطے رہ جائیں گے

کسی بھی فن کے سمجھنے کے لئے اس کی مبادیات اور مصطلحات معروفہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں، جب تک مبادیات ذہن میں مستحضر نہ ہوں تو اس وقت تک اس فن پر عبور حاصل کرنا مشکل ہے، یہی وجہ ہے کہ فن منطق کو مبادیات کے مستحضر نہ کرنے کی وجہ سے مشکل فن سمجھا جاتا ہے، عرصہ دراز سے دلی تمنا تھی کہ مبتدئین کے لئے اس فن کی مناسبت سے مختصر مگر جامع اور مانع آسان سا کوئی ایسا رسالہ ہو جو منطق کے ایسے ضروری مسائل اور بنیادی اصطلاحات پر مشتمل ہو جو طلبہ کو اگلے درجات میں معاون ہونے کے ساتھ ساتھ اس فن سے مناسبت بھی پیدا کرے، کیونکہ فن منطق اگرچہ مقصود بالذات نہیں ہے بلکہ ایک آلہ ہے، تاہم علمی رسوخ اور تقویت کا اہم سبب ہے۔ نیز ہمارے علمی ذخیرے کی ہر نوع میں اسکی اصطلاحات کا استعمال واستخدام بکثرت ہوتا ہے اسی وجہ سے متعدد اکابر واسلاف نے اسکے بقدر ضرورت حصول کو ضروری قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ بو علی سینا نے اسکو خادم العلوم کہا، اور کہا ہے کہ: ”علم منطق جملہ علوم کے ادراک وتحصیل میں معین ومددگار ہے۔ جو شخص اس کو نہیں جانتا وہی اس کو چھوڑتا ہے، اور اس کی منفعت کا انکار کرتا ہے“

قاضی ثنا اللہ پانی پتی ؒ اپنے وصیت نامے کے آخر میں رقم طراز ہیں:

”مگر منطق کہ خادم ھمہ علوم است خواند آں البتہ مفید است“

اور حکیم الامۃ حضرت تھانوی ؒ نے تو یہاں تک فرمایا:

”ہم تو جیسا بخاری کے مطالعے میں اجر سمجھتے ہیں، میر زاھد، امور عامہ (کتب منطق) کے مطالعہ

میں ویسا ہی اجر سمجھتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ نیت صحیح ہو کیونکہ اس کا شغل بھی اللہ کے واسطے ہے"

اور حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر نیت بخیر ہو تو ہمارے نزدیک بخاری پڑھانے والا اور قطبی پڑھانے والے میں کوئی فرق نہیں"۔

اور وقت کے عظیم مجدد میرے بخاری شریف کے استاد شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

"اگر قدیم منطق اور فلسفہ کو بالکل دیس نکالا دے دیا جائے تو اسلاف کی کتابوں سے خاطر خواہ استفادے کی راہ مسدود ہو جاتی ہے جو ہمارا گرانقدر علمی سرمایہ ہے اسکے علاوہ منطق و فلسفہ کی تعلیم سے ذہن و فکر کو جلا ملتی ہے اور ذہن مسائل کو مرتب طریقے سے سوچنے کا عادی بن جاتا ہے اور اس طرح یہ علوم تفسیر، حدیث، فقہ اور اصولِ فقہ کے مسائل کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں"۔

مذکورہ رسالہ کی تالیف وترتیب کے لئے جس نوع کی اہلیت درکار ہے، بندہ اپنے آپ کو اس سے تہی دست وتہی دامن سمجھتا ہے، لیکن اپنے بعض مخلص ساتھیوں کے انتہائی اصرار کی وجہ سے بندہ اصطلاحات ومسائل منطق کا آسان خلاصہ اور وجہ حصروں پر مشتمل ایک رسالہ پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے اس رسالہ میں جو کچھ ہے وہ میری ذاتی تصنیف نہیں ہے بلکہ میرے اساتذہ کے افادات ہیں خصوصاً استاذ العلماء، جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب ، حضرت مولانا عبداللہ صاحب پنڈ سلطانی، حضرت مولانا محبوب الرحمن صاحب، اور حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب حفظہم اللہ اساتذہ حدیث جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک اور حضرت العلامہ مفکر اسلام مولانا مفتی مجتبی عامر صاحب اور حضرت العلامہ

مولانا مفرح شاہ صاحب استاذ حدیث دار القرآن پنج پیر اور حضرت مولانا ظفر احمد صاحب مدرس جامعہ جواہر القرآن سلیم خان صوابی، جو اب "تلخیص المنطق للمبتدئین " کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے،

زباں میری ہے بات ان کی   ان ہی کے مقصد کی کہہ رہا ہوں
چراغ میرے ہیں رات ان کی   ان ہی کی محفل سجا رہا ہوں

رسالہ کی مدح سرائی میں کچھ کہنا مناسب نہیں ہے کیونکہ: "مشک آں است کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار گوید" تاہم اتنا عرض کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ اگر طلبہ اس رسالہ کو سبقاً سبقاً یاد کرلیں اور پھر اساتذہ ان سے تمرینات حل کروادیں تو ان شاء اللہ منطق کی باقی کتابوں کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ اس فن سے بھی مناسبت پیدا ہو جائے گی۔

اظہارِ تشکر

اس موقع پر اولاً میں اپنے اساتذہ کرام کا بے انتہائی ممنون ہوں جنہوں نے گونا گوں مصروفیات کے باوجود بندے پر شفقت فرمائی خصوصاً حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب استاذ حدیث جامعہ دارالعلوم تعلیم الاسلام، اور حضرت مولانا محمد الیاس صاحب استاذ درجات عِلیا جامعہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کا جنہوں نے بنظر غائر نظر ثانی فرمائی اور اپنے عظیم استاذ حضرت مولانا عبداللہ صاحب پنڈ سلطانی استاذ حدیث جامعہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کا جن کے مفید مشوروں اور رہنمائی سے بندہ قلم تھامنے کے قابل ہوا حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ان حضرات کی رہنمائی نہ ملتی تو یہ کتاب منصہ شہود پہ نہ آتی۔

ثانیاً اپنے محترم حضرت حافظ عبدالرشید صاحب مہتمم جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن مرزا اٹک کا بھی تہ دل سے شکرگزار ہوں کہ جن کی پر خلوص دعاؤں اور حوصلہ افزائی سے رسالہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

ثالثاً اپنے دیگر مخلص ساتھیوں کا جنہوں نے کسی بھی طرح رہنمائی فرمائی خصوصاً، مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، مولانا شہاب الدین صاحب صوابی، مولانا مفتی اکمل سعید صاحب ادینوی، مولانا محمد ابرار صاحب ہری پوری، مولانا سید فیاض احمد شاہ صاحب جہانگیروی، مولانا ابرار الحق صاحب ہزاروی، مولانا توصیف احمد صاحب مانسہروی، مولانا حکیم حفیظ الاسلام صاحب شانگلوی، مولانا محمد حمزہ صاحب صوابی، مولانا اخلاق احمد صاحب، مولانا عبدالمنان صاحب کوہائی، مولانا شاہ فہد صاحب، حافظ تنظیم اللہ صاحب باجوڑی، حافظ محمد اسماعیل شاہ صاحب۔

رابعاً اپنے عزیز مولانا مفتی عمر خطاب صاحب ناظم جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن اٹک کا بہت ہی ممنون ہوں جنہوں نے رات دن ایک کر کے رسالہ کی کمپوزنگ اور تہذیب وتنقیح کی کلفت برداشت کی۔

استدعا

بتقاضائے بشریت اگر رسالہ میں کسی طرح کی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع کرنے پر ممنون ہونے کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جائے گی۔

رب لم یزل سے دعا ہے کہ یہ رسالہ مؤلف کے لئے، اس کے اساتذہ اور والدین کے لئے اور بھائی فضل حق اور امین الحق کے لئے اور پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے باعث رحمت الہی اور راہِ نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آمین ثم آمین

طلباء سے عاجزانہ گزارش ہے کہ وہ بندہ کو اپنی مستجاب دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں اور میری دعا ہے کہ:

خدا عروج تمھیں اس قدر عطاء کرے کہ
اس عروج کے بعد کوئی زوال نہ ہو

سمیع الحق بسام

جعلہ اللہ صارما بین الباطل والحق
حالا مقیم جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن مرزا اٹک 25
رجب المرجب 1437ھ/5 مئی 2016 یوم الخمیس/30:6 بعد الفجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصورات

﴿سبق نمبر: 1﴾

تعریف علم میں اختلاف، وجہ اختلاف

علم منطق ایک خاص اور مقید علم ہے، مقید سے پہلے ضروری ہے کہ مطلق علم کی تعریف معلوم ہو لیکن مطلق علم کی تعریف سے پہلے حقیقتِ علم پر بحث ضروری ہے، تو حقیقتِ علم عبارت ہے ”ما بہ الانکشاف“ سے یعنی جس کے ذریعہ ذہن میں انکشاف اور اشیاء کے درمیان امتیاز حاصل ہو چونکہ اس انکشاف کے سبب میں اختلاف واقع ہوا ہے اس لئے مطلق علم کی تعریف میں بھی اختلاف ہو گیا ہے، چنانچہ امام رازی فرماتے ہیں کہ علم بدیہی ہے تعریف کا محتاج نہیں، متکلمین فرماتے ہیں کہ علم نظری ہے اور ہر نظری کی تعریف کرنا ضروری ہے لہذا علم کی بھی تعریف کرنا ضروری ہے۔........

پھر متکلمین کے دو گروہ ہیں: پہلا گروہ کہتا ہے کہ علم کی تعریف ممکن الحصول ہے یعنی تعریف کا حاصل ہونا ممکن ہے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ممتنع الحصول ہے۔

پھر قائلین ممکن الحصول میں بھی دو گروہ ہیں:

(1) متیسر التحدید کہ تعریف کرنا آسان ہے۔ (2) متعسر التحدید کہ تعریف کرنا مشکل ہے۔ پھر جو کہتے ہیں متعسر التحدید ہے انہوں نے علم کی چودہ تعریفیں کی ہیں۔ جن میں سے چھ تعریفیں مشہور ہیں اور باقی غیر مشہور ہیں:

1. حصول صورۃ الشیئ فی العقل۔ 2. الصورۃ الحاصلۃ من الشیئ عند العقل۔

3. الحاضر عند المدرک۔ 4. قبول النفس لتلک الصورۃ۔ 5. الاضافۃ الحاصلۃ

بين العالم والمعلوم. 6.الحالة الادراكية.(1)

سوالات

1۔علم کی حقیقت میں اختلاف کیوں ہے؟ 2۔علم کی تعریف بدیہی ہے یا نظری؟

3۔علم کی تعریفات ستہ عربی میں سنائیں؟ 4۔ان تعریفات کے قائل کون لوگ ہیں؟

﴿سبق نمبر:2﴾

اقسام علم

تقسیم اول:

علم کی دو قسمیں ہیں: 1:تصور 2:تصدیق

التصور: هو الادراك الخالی عن الحكم.

التصديق: هو الاذعان على النسبة.

وجہ حصر 1: محکوم بہ محکوم علیہ کے درمیان نسبت کا اذعان ہو گا یا نہیں، اگر ہو تو تصدیق ورنہ تصور۔

وجہ حصر 2: ذہن کے اندر جو چیز آئے مع الحکم ہو گا یا بدون الحکم، اگر مع الحکم ہو تو تصدیق اور اگر بدون الحکم ہو تو تصور۔ مثال تصور کی جیسے: محمد ﷺ

مثال تصدیق کی جیسے: محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں۔

نوٹ: مجموعہ کے اٹھانے کے دو طریقے ہیں: 1۔ پورا مجموعہ اٹھا دیا جائے، 2۔ایک فرد اٹھا دیا جائے۔

تو یہاں تصدیق دو چیزوں کا مجموعہ ہے، اب نسبت اور یقین دونوں نہ ہوں تو بھی تصدیق نہ ہو

---

(1)۔خلاصہ سب تعریفات کا ایک ہی ہے اس کی مزید تشریح مرقات میں آئیگی۔

گی، جیسے: زید، عمر، بکر، یا نسبت ہو لیکن اسکا یقین اور اذعان نہ ہو تو پھر بھی تصدیق نہ ہو گی جیسے: وہم، شک وغیرہ۔

تصور اور تصدیق کی دو قسمیں ہیں: 1. بدیہی 2. نظری

البدیہی: ما لا یکون علمہ و ادراکہ محتاجا الی فکر و ترتیب امور معلومۃ. (2)

النظری: ما یحتاج علمہ و ادراکہ الی فکر و ترتیب امور معلومۃ.

تصور نظری اور تصور بدیہی کی وجہ حصر: تصور بدون التعریف ہو گا یا مع التعریف، اگر مع التعریف ہو تو تصور نظری (2) جیسے: جن، فرشتہ (3) وغیرہ، اگر بدون التعریف ہو تو تصور بدیہی جیسے: پانی، آگ، گرمی، سردی وغیرہ۔

تصدیق نظری اور تصدیق بدیہی کی وجہ حصر: تصدیق محتاج الی الدلیل ہو گی یا نہیں، اگر ہو تو تصدیق نظری جیسے: العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث اگر نہ ہو تو تصدیق بدیہی جیسے: دو چار کا آدھا ہے...... کل جزئی سے بڑا ہے...... عطر میں خوشبو ہے۔ نظری کو کسبی اور بدیہی کو ضروری بھی کہتے ہیں۔

تقسیم ثانی:

علم کی ایک اور اعتبار سے دو قسمیں ہیں: حضوری، حصولی پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

1۔ قدیم 2۔ حادث، اس طرح کل چار قسمیں بن گئیں:

1۔ حضوری قدیم 2۔ حضوری حادث 3۔ حصول قدیم 4۔ حصول حادث

---

(2) نوٹ: چونکہ ہر چیز کے دو وجود ہوتے ہیں: 1۔ وجود ذہنی، 2۔ وجود خارجی، وجود ذہنی تعریف سے جبکہ وجود خارجی تقسیم سے حاصل ہوتا ہے اس لئے علم کی تعریف کے بعد علم کی تقسیم کرتے ہیں۔

(3) فرشتہ کی تعریف: ھو جسم نورانی یتشکل باشکال مختلفۃ لایذکر ولایؤنث

جن کی تعریف: ھو جسم ناری یتشکل باشکال مختلفۃ یذکر ویؤنث

وجہ حصر: عالم کے پاس معلوم کی ذات ہوگی یا معلوم کی صورت اگر معلوم کی ذات ہو تو پھر دیکھیں گے مسبوق بالعدم ہے یا نہیں، اگر نہیں تو حضوری قدیم جیسے: اللہ تعالیٰ کا علم اپنی ذات پر، اور اگر ہے تو حضوری حادث جیسے: انسان کا علم اپنی ذات پر اور اگر عالم کے پاس معلوم کی صورت ہو تو پھر دیکھیں گے مسبوق بالعدم ہے یا نہیں، اگر نہیں تو حصولی قدیم جیسے: مناطقہ کے نزدیک عقول عشرہ کا علم تمام کائنات پر اور اگر ہے تو حصولی حادث جیسے: زید کا علم عمر پر۔

﴿سبق نمبر: 3﴾

حکم کا بیان

حکم: نسبۃ امر الی امرٍ آخر ایجاباً او سلباً.

حکم تین طرح کا ہے:

1. حکم ایک امر کا دوسرے امر کی طرف خواہ ایجابا ہو یا سلبا۔
2. حکم ایک امر کا دوسرے امر کی طرف خواہ ایقاعا ہو یا انتزاعا۔
3. حکم ایک امر کا دوسرے امر کی طرف خواہ نسبت کے وقوع کے ساتھ ہو یا لا وقوع کے ساتھ۔

تصدیق میں امام رازی اور حکماء کا اختلاف: امام رازی فرماتے ہیں تصدیق مرکب ہے، حکماء فرماتے ہیں تصدیق بسیط ہے۔ ان دونوں مذہبوں کے درمیان تین فرق ہیں:

1. تصورات ثلاثہ حکماء کے نزدیک تصدیق کیلئے شرط ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ شرط الشیء خارج الشیء ہوتی ہے اور امام رازی کے نزدیک شطر ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ شطر الشیء داخل الشیء ہوتی ہے۔
2. حکماء کے نزدیک حکم عین تصدیق ہے جبکہ امام رازی کے نزدیک حکم جزء تصدیق ہے۔

3. امام رازی کے نزدیک تصدیق مرکب اور حکماء کے نزدیک بسیط ہے۔

سوالات

۱۔ علم کی اقسام بمع وجہ حصر ذکر کریں؟ ۲۔ تصور اور تصدیق کی اقسام بمع وجہ حصر بیان
کریں۔ ۳۔ مجموعہ کے اٹھانے کے کتنے طریقے ہیں؟ ۴۔ حکم کے کتنے معانی ہیں نیز حکم کی
تعریف عربی میں کریں؟ ۵۔ تصدیق میں حکماء اور امام رازی کا اختلاف فرق سمیت
بیان کریں؟

۶۔ امثلہ ذیل میں تصور، تصدیق، بدیہی، نظری متعین کریں؟

جنت کے خزانے...... پل صراط...... پانی...... جن...... یہ مدرسہ ہے...... چار، آٹھ کا آدھا ہے۔ آفتاب روشن ہے۔

﴿سبق نمبر: 4﴾

تصور اور تصدیق کی تمام اقسام کی وجہ حصر

علم تصور کی اکیس 21/ قسمیں ہیں اور علم تصدیق کی سات قسمیں ہیں، اس طرح تصور اور تصدیق کی کل اٹھائیس 28/ قسمیں بنتی ہیں:

وجہ حصر: تصور ذہنی امر واحد کا ہوگا یا امور متعددہ کا، اگر امر واحد کا ہو تو تصور کی پہلی قسم، اگر امور متعددہ کا ہو تو دو حال سے خالی نہیں: مع النسبت ہوگا یا بدون النسبت، اگر بدون النسبت ہو تو تصور کی دوسری قسم اور اگر مع النسبت ہو تو پھر نسبت تامہ ہوگی یا ناقصہ، اگر نسبت ناقصہ ہو تو مرکب ناقص کی پانچ قسمیں (یہ کل سات قسمیں ہوگئیں) اور اگر نسبت تامہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: خبریہ ہوگی یا انشائیہ، اگر انشائیہ ہو تو جملہ انشائیہ کی دس قسمیں (یہ کل سترہ قسمیں ہوگئیں) اور اگر خبریہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: مع الحکایت ہوگی یا بدون الحکایت، اگر بدون الحکایت

ہوتو تصور کی اٹھارویں قسم تخییل، اگر مع الحکایت ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: مع الانکار ہوگی یا بدون الانکار، اگر مع الانکار ہوتو تصور کی انیسویں قسم تکذیب، اگر بدون الانکار ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: جانب مخالف کا احتمال ہوگا یا نہیں، اگر ہوتو زیادہ ہوگا یا برابر یا کم، اگر زیادہ ہوتو تصور کی بیسویں قسم وھم، اگر برابر ہوتو تصور کی اکیسویں قسم شک(4) اور اگر کم ہوتو بائیسویں قسم ظن بمعنی یقین (اور یہ تصدیق کی پہلی قسم ہے) اور اگر جانب مخالف کا احتمال نہ ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: خبر واقع کے مطابق ہوگی یا نہیں، اگر نہ ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: تشکیکِ مشکک سے زائل ہوگی یا نہیں، اگر ہوتو تیئسویں قسم تقلید مصیبی اور اگر زائل نہ ہوتو چوبیسویں قسم جھلِ مرکب اور اگر خبر واقع کے مطابق ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: تشکیکِ مشکک سے زائل ہوگی یا نہیں، اگر ہوتو یہ پچیسویں قسم تقلیدِ مخطی اور اگر زائل نہ ہوتو یقین۔ پھر یقین کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ عین الیقین، ۲ حق الیقین، ۳۔ علم الیقین، اگر یقین مشاہدے کے ساتھ ہوتو چھبیسویں قسم عین الیقین، اگر کسی خبر کے ذریعے ہوتو ستائیسویں قسم علم الیقین، اگر کسی تجربہ کے ذریعے ہوتو یہ اٹھائیسویں قسم حق الیقین۔

﴿سبق نمبر: 5﴾

معرف وحجۃ

وجہ حصر۔: دو معلوم تصوروں کو ملایا جائیگا یا معلوم تصدیقوں کو، اگر دو معلوم تصوروں کو ملا کر ایک نامعلوم تصور کو معلوم کیا جائے تو معرف وقولِ شارح، ورنہ دلیل وحجۃ ہے۔

نظر وفکر کی تعریف اور احتیاج الی المنطق کا بیان

ترتیب امور معلومۃ لیتأدّی الی امور غیر معلومۃ۔ یعنی امور معلومہ کو ترتیب دینا تاکہ ایک امر

---

(4) الشک: تجویز امرین لا مزیۃ لاحدھما علی الآخر۔ الظن: تجویز امرین احدھما اظھر من الآخر۔

ہوتو تصور کی اٹھارویں قسم تخییل، اگر مع الحکایت ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: مع الانکار ہوگی یا بدون الانکار، اگر مع الانکار ہوتو تصور کی انیسویں قسم تکذیب۔ اگر بدون الانکار ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: جانب مخالف کا احتمال ہوگا یا نہیں، اگر ہوتو زیادہ ہوگا یا برابر یا کم، اگر زیادہ ہوتو تصور کی بیسویں قسم وھم، اگر برابر ہوتو تصور کی اکیسویں قسم شک(4) اور اگر کم ہوتو بائیسویں قسم ظن بمعنی یقین (اور یہ تصدیق کی پہلی قسم ہے) اور اگر جانب مخالف کا احتمال نہ ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: خبر واقع کے مطابق ہوگی یا نہیں، اگر نہ ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: تشکیکِ مشکک سے زائل ہوگی یا نہیں، اگر ہوتو تیئسویں قسم تقلید مصیبی اور اگر زائل نہ ہوتو چوبیسویں قسم جھلِ مرکب اور اگر خبر واقع کے مطابق ہوتو پھر دو حال سے خالی نہیں: تشکیکِ مشکک سے زائل ہوگی یا نہیں، اگر ہوتو یہ پچیسویں قسم تقلیدِ مخطای اور اگر زائل نہ ہوتو یقین۔ پھر یقین کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ عین الیقین، ۲ حق الیقین، ۳۔ علم الیقین، اگر یقین مشاہدے کے ساتھ ہوتو چھبیسویں قسم عین الیقین، اگر کسی خبر کے ذریعے ہوتو ستائیسویں قسم علم الیقین، اگر کسی تجربہ کے ذریعے ہوتو یہ اٹھائیسویں قسم حق الیقین۔

﴿سبق نمبر:5﴾

معرف وحجة

وجہ حصر۔: دو معلوم تصوروں کو ملایا جائیگا یا معلوم تصدیقوں کو، اگر دو معلوم تصوروں کو

مجہول حاصل ہو جائے جیسے: حیوان اور ناطق امور معلومہ کو ملایا تو اس سے ہمیں ایک امر مجہول حیوان ناطق حاصل ہو گیا۔ اب اس ترتیب میں غلطی بھی واقع ہو سکتی ہے تو غلطی سے نکلنے کے لئے ایک آلہ درکار ہے اور وہ آلہ منطق ہے۔

منطق کی تعریف: هی ألة(5) قانونية تعصم مراعاتها الذهن عن الخطاء فی الفکر.

ترجمہ: علمِ منطق وہ علم ہے جس کی رعایت رکھنا انسان کو خطاء فی الفکر سے بچاتا ہے۔

علم منطق کے تین نام ہیں: 1. علم میزان 2. علم برہان 3. علم منطق

(وجوہ تسمیہ)

میزان کا معنی ہے "ترازو" اور اس علم منطق کے ذریعے بھی فکر صحیح اور فکر سقیم کو تولا جاتا ہے۔

برہان کا معنی ہے "دلیل" اور یہ علم بھی دلیل سے بحث کرتا ہے۔

منطق میں تین قول ہیں: نمبر 1۔ اسم ظرف: منطِق بروزن مفعِل،

نمبر 2۔ مصدر میمی: منطَق بروزن مفعَل اس صورت میں منطق، نطق سے ہے اور نطق کا معنی ہوتا ہے بولنا، پھر نطق کی دو قسمیں ہیں:

1۔ نطق ظاہری: ظاہری گفتگو

2۔ نطق باطنی: افکارِ صحیحہ کی بنیاد پر صحیح گفتگو پر قادر ہونا، تو چونکہ یہ علم انسان کے نطق ظاہری اور نطق باطنی یعنی ادراک المعقولات کے لئے سبب مقوی ہوتا ہے اس لئے اس کو علم منطق کہتے ہیں۔

نمبر 3۔ یہ اسم آلہ کا صیغہ ہے(6)، جیسا کہ منطق کی تعریف "آلة قانونية" سے پتہ چلتا ہے لیکن اس

---

(5). آلہ کی تعریف: هی الواسطة بین الفاعل ومنفعله فی وصول اثره الیه۔ یعنی فاعل کے اثر کو منفعل تک پہنچانے والے ذریعے کو آلہ کہتے ہیں۔

(6). یہ تیسرا قول بعض حضرات نے کیا ہے ورنہ مشہور اول دو قول ہیں۔

صورت میں منطق کے میم کے نیچے کسرہ ہوگا۔

قانون

یہ سریانی زبان کا لفظ ہے، لغت میں مسطر الکتاب کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں ”قضیۃ کلیۃ یتعرف منھا احکام جزئیات موضوعھا“ یعنی وہ قاعدہ کلیہ ہوتا ہے جس سے کسی موضوع کی جزئیات کے احکام پہچانے جاتے ہیں۔

نفس موضوع کی تعریف: نفس موضوع کل علم ما یبحث فیہ عن عوارضہ الذاتیۃ.

یعنی ہر علم کا موضوع وہ چیز ہے جس میں اس کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے، تو منطق کا موضوع متاخرین کے نزدیک المعلومات التصوریۃ والتصدیقیۃ من حیث انھا توصل الی المجھولات التصوریۃ والتصدیقیۃ ہیں، اور متقدمین کے نزدیک المعقولات الثانویہ ہیں۔

عوارض ذاتیہ اور غریبہ کا بیان

وجہ حصر: جب ایک چیز دوسرے کو عارض ہو تو دیکھیں گے بالذات عارض ہوگی یا بالواسطہ اگر بالذات عارض ہو تو قسم اول جیسے: تعجب انسان کو عارض ہے، اگر بالواسطہ عارض ہو تو دیکھیں گے، وہ واسطہ معروض کا جزء ہوگا یا اس سے خارج ہوگا اگر جزء ہو تو قسم ثانی جیسے: حرکت عارض ہے انسان کو بواسطہ حیوان کے اور حیوان جزء ہے انسان کا۔ اگر خارج ہو تو پھر دیکھیں گے وہ واسطہ معروض کے مساوی ہوگا یا مبائن ہوگا یا اعم ہوگا یا اخص، اگر مساوی ہو تو قسم ثالث جیسے: ضحک عارض ہے انسان کو بواسطہ تعجب کے جو مساوی ہے انسان کے، (یہ تینوں عوارض ذاتیہ کہلاتے ہیں) اگر مبائن ہو تو قسم رابع جیسے: حرارت عارض ہے پانی کو بواسطہ آگ کے جو مبائن ہے پانی کے، اگر اعم ہو تو قسم خامس ہے جیسے: حرکت عارض ہے ناطق کو بواسطہ حیوان کے جو اعم ہے ناطق سے، اگر اخص ہو تو قسم سادس ہے جیسے: ناطق عارض ہے حیوان

کو بواسطہ انسان کے جو اخص ہے حیوان سے۔ (یہ تینوں قسمیں عوارض غریبہ کہلاتے ہیں")

غرض: صیانۃ الذہن (7) عن الخطاء فی الفکر.

ویا کہ: عصمۃ الذہن عن الخطاء فی الفکر والتحصیل.

موجد کا بیان اور علم منطق کا تاریخی پس منظر

منطق ایک فطری علم ہے، کسی مقصد پر دلیل پیش کرنا اور قیاس کر کے نتیجہ نکالنا فکر ذہنی کو غلطی سے بچانا یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے، تاہم اس علم کا باضابطہ اظہار سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام سے بطورِ معجزہ ہوا۔ پھر اسکو یونانیوں نے اپنایا اور یونان کے ایک حکیم ارسطاطالیس (جسکو ارسطو کہتے ہیں) نے مدون کیا اس لیے اِن کو "معلم اول" کہتے ہیں، ارسطو سے لے کر شیخ ابونصر فارابی تک منطق کا سلسلہ یونانی زبان میں ہی رہا، پھر عباسی خلیفہ مامون الرشید نے سب سے پہلے منطق کی کتب کا ذخیرہ منگوایا تو فارابی نے وسیع پیمانے پر اس علم کو کچھ قواعد وضوابط کے اضافے کے ساتھ عربی میں منتقل کیا، اسلئے اِنکو "معلم ثانی" کہتے ہیں، فارابی کے بعد شیخ بوعلی سینا (جو شیخ الرئیس کے لقب سے مشہور ہیں) نے اس فن کو نہایت ہی منظم شکل میں ترتیب دیا اور مجتہدانہ طور پر اسکے مسائل کی خوب اچھی طرح وضاحت کی، اس لیے اِن کو "معلم ثالث" کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ نظر وفکر کی تعریف عربی میں کریں؟ ۲۔ منطق کے نام بمع وجوہِ تسمیہ ذکر کریں؟

۳۔ منطق کی تعریف، موضوع، غرض عربی میں بیان کریں نیز آلہ اور ذہن کی تعریف عربی میں

---

(7) ذہن کی تعریف: قوۃ معدۃ لاکتساب تصورات وتصدیقات۔ یعنی ایسی قوت جس کو اللہ تعالی نے تصورات اور تصدیقات معلوم کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔

کریں؟ ۴۔ عوارض ذاتیہ اور غریبہ کی وجہ حصر بیان کریں؟

۵۔ منطق کا موجد اور تاریخی پس منظر بیان کریں؟

﴿سبق نمبر: 6﴾

دلالت اور وضع کا بیان

دلالت لغت میں ”راہ نمودن“ راستہ دکھانے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں ”کون الشیء بحیث یلزم من العلم بہ العلم بشیء آخر“ یعنی کسی چیز کا خود بخود یا قدرتی طور پر یا کسی کے کرنے سے اس طرح ہونا کہ اس پر علم آنے سے دوسری چیز کا علم ہو جائے۔ جس چیز سے علم ہوا اس کو ”دال“ اور جس چیز کا علم ہو اس کو ”مدلول“ اور ان دونوں کے درمیان نسبت کو ”دلالت“ کہتے ہیں، جیسے: دھواں دیکھنے سے ہمیں آگ کا علم ہوا تو دھواں ”دال“ آگ ”مدلول“ اور دھوئیں کا اس طور پر ہونا کہ اس سے آگ کا علم ہو جائے ”دلالت“ کہلاتا ہے۔

وضع لغت میں ”نہادن“ رکھنے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں ”تخصیص الشیء بالشیء بحیث متی اطلق او احس الشیء الاول فھم منہ الشیء الثانی“ یعنی ایک شئ کو دوسری کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ جب وہ بولی جائے یا معلوم ہو جائے تو دوسری چیز بھی اس سے سمجھ میں آجائے، اول کو ”موضوع“ دوسری کو ”موضوع لہ“ اور دونوں کے درمیان نسبت کو ”وضع“ کہتے ہیں، جیسے: لفظ چاقو مجموعہ دستہ اور پھل کیلئے وضع کیا گیا ہے، تو چاقو ”موضوع“ پھل اور دستہ ”موضوع لہ“ اور یہ خاص اور مقرر کرنا ”وضع“ ہے۔

﴿سبق نمبر: 7﴾

اقسامِ دلالۃ

ابتداءً دلالت کی دو قسمیں ہیں: 1.لفظیہ 2.غیر لفظیہ

وجہ حصر: دال لفظ ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو دلالت لفظیہ ورنہ دلالت غیر لفظیہ۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی تین قسمیں ہیں: 1.وضعیہ 2.طبعیہ 3.عقلیہ
تو اس طرح کل چھ قسمیں بن گئیں:

۱۔ دلالت لفظیہ وضعیہ، ۲۔ دلالت لفظیہ طبعیہ، ۳۔ دلالت لفظیہ عقلیہ،

۴۔ دلالت غیر لفظیہ وضعیہ، ۵۔ دلالت غیر لفظیہ طبعیہ، 6۔ دلالت غیر لفظیہ عقلیہ

وجہ حصر: دال لفظ ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو پھر دیکھیں گے دلالت باعتبارِ وضعِ واضع کے ہوگی یا باعتبارِ عقل یا باعتبارِ طبیعت کے، اگر باعتبارِ وضعِ واضع کے ہو تو دلالت لفظیہ وضعیہ، جیسے: زید کی دلالت ذاتِ زید پر، اور اگر باعتبارِ عقل کے ہو تو دلالت لفظیہ عقلیہ، جیسے: دلالت لفظ دیز بولنے والے کے وجود پر، اور اگر باعتبارِ طبیعت کے ہو تو دلالت لفظیہ طبعیہ، جیسے: اُح اُح کی دلالت سینے کے خراب ہونے پر، آہ آہ کی دلالت کسی رنج اور صدمہ پر، اور اگر دال لفظ نہ ہو تو پھر دیکھیں گے دلالۃ باعتبارِ وضعِ واضع کے ہوگی یا باعتبارِ عقل یا باعتبارِ طبیعت کے، اگر اول ہو تو دلالت غیر لفظیہ وضعیہ، جیسے: دوالِ اربعہ یعنی عقود، خطوط، نُصب، اِشارات کی دلالت اپنے مدلولات پر اور اگر ثانی ہو تو دلالت غیر لفظیہ عقلیہ، جیسے: دھوئیں کی دلالت آگ پر اور اگر ثالث ہو تو دلالت غیر لفظیہ طبعیہ، جیسے: گھوڑے کے ہنہنانے کی دلالت گھاس مانگنے پر۔

فائدہ: دلالۃ لفظیہ طبعیہ کی تعریف: مدلول عارض ہو طبیعت کو اور طبیعت آگے سے دال پیدا کرے۔

دوال اربعہ کا بیان

دوال اربعہ یہ ہیں: خطوط، عقود، نصب، اشارات

1۔ خطوط جیسے: یہ خط مساوی پر دلالت کرتا ہے اسی طرح حساب میں جمع تفریق کے خط یعنی (+، -) اسی طرح اعداد (1، 2، 3 الخ)

2۔ عقود: یہ عقد کی جمع ہے بمعنی گرہ لگانا، یعنی انگلیوں سے اعداد بتانا کہ یہ چیز اتنے کی ہے (انگلیوں کے نام انگوٹھا۔ ابہام، شہادت کی انگلی سبابہ، درمیانی انگلی وسطیٰ، بعد والی انگلی بنصر اور چھوٹی والی انگلی خنصر کہلاتی ہے مثلاً سبابہ کو ابہام کی جڑ میں لگایا جائے تو 90 مراد ہوتے ہیں)

3: نصب: مسجد کا مینارہ مسجد کے وجود پر دلالت کرتا ہے، سرخ لائٹ گاڑی کی کھڑے ہونے پر۔

4: اشارات: ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی طرف موڑ کر ملانا، ہاں یا نہیں کرنے پر گردن ہلانا۔

سوالات

۱۔ دلالت اور وضع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف عربی میں بیان کریں؟

۲۔ دال، مدلول، وضع، موضوع لہ کسے کہتے ہیں؟

۳۔ دلالت کی اقسام بمع وجہ حصر ذکر کریں؟

۴۔ دوال اربعہ کی تعریف کریں؟

5۔ امثلہ ذیل میں دلالت کی قسم متعین کریں نیز دال اور مدلول بھی واضح کریں۔

(خالد، ذات) (دھواں، آگ) (محمد ﷺ، نبی آخر الزمان) (نماز، ارکان مخصوصہ) (دھوپ، آفتاب) (سر ہلانا، اقرار یا انکار) (سرخ جھنڈی، ریل کا ٹھہرانا) (درخت، شاخیں

)(نابینا، آنکھ)(آہ آہ، کھانسی)(چاقو، دستہ)۔

﴿سبق نمبر:8﴾

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تقسیم

فائدہ: چونکہ افادہ اور استفادہ مکمل طور پر دلالت لفظیہ وضعیہ سے حاصل ہوتا ہے، اس لئے مناطقہ مستقلاً اسی سے بحث کرتے ہیں۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں: 1. مطابقی۔ 2. تضمنی۔ 3. التزامی۔

وجہ حصر: لفظ اپنے موضوع لہ کے کل پر دلالت کرے گا یا جزء پر یا خارج لازم پر، اگر کل پر دلالت کرے تو مطابقی، جیسے: انسان کی دلالت حیوانِ ناطق پر، جزء پر کرے تو تضمنی، جیسے: انسان کی دلالت صرف حیوان پر یا صرف ناطق پر، خارج لازم پر کرے تو التزامی، جیسے: انسان کی دلالت قابلیتِ علم پر یا صفتِ کتابت پر۔

وجوہِ تسمیہ

مطابقی: مطابقت سے ہے بمعنی موافقت یہ "طابق النعلُ بالنعلِ اذا تساویا" سے ماخوذ ہے، یہ عرب اس وقت بولتے ہیں جب ایک جوتا دوسرے جوتے کے مطابق ہو جائے، چونکہ یہاں بھی لفظ اپنے موضوع لہ کے مطابق ہے تو اس لئے اس کو "مطابقی" کہتے ہیں۔

تضمنی: تضمن سے ہے بمعنی "در بغل گرفتن"، چونکہ اس میں بھی جزء معنی تمام موضوع لہ کے بغل اور ضمن میں ہوتا ہے، اس لئے اس کو "تضمنی" کہتے ہیں۔

التزامی: التزام سے ہے بمعنی لازم ہونے کے یہاں بھی خارجی معنی ملحوظ کے معنی موضوع لہ کو لازم ہے، اس لئے اس کو "التزامی" کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ افادہ استفادہ کا مدار کس دلالت پر ہے ۲۔ دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام بمع وجہ حصر بیان کریں؟ ۳۔ مطابقی، تضمنی، التزامی کی وجہ تسمیہ ذکر کریں۔

۴۔ امثلہ ذیل میں دلالت کی قسم متعین کریں؟

(فرس، حیوان صاھل) (انسان، ھنسنے والا یا رونے والا) (کتاب قدوری، کتاب الزکوۃ) (لنگڑا، ٹانگ)۔

﴿سبق نمبر۔۹﴾

لازم کی قسمیں

لازم اور ملزوم کی درمیانی نسبت کو لزوم کہتے ہیں تو لازم کی باعتبارِ لزوم کے تین قسمیں ہیں:

1. لازم ماھیت 2. لازم وجودِ خارجی 3. لازم وجودِ ذھنی

وجہ حصر: ایک شئ اپنے ملزوم کو خارج میں لازم ہوگی یا ذہن میں یا قطع نظر دونوں کی خصوصیت کے، اگر خارج میں لازم ہو تو لازم وجودِ خارجی، جیسے: آگ کا جلانا، اگر ذہن میں لازم ہو تو لازم وجودِ ذھنی، جیسے: انسان کا کلی ہونا اور اگر قطع نظر دونوں کی خاصیت کے ہو تو لازم ماھیت، جیسے: چار کا جفت ہونا۔

پھر لزومِ ذھنی کی دو قسمیں ہیں: 1. لزومِ ذھنی عقلی 2. لزومِ ذھنی عرفی

وجہ حصر: ملزوم کے تصور سے لازم کا تصور خود بخود ذہن میں آئے گا یا نہیں، اگر آئے تو لزومِ ذھنی عقلی، جیسے: اعمیٰ کے تصور سے بصر کا تصور، اگر نہ آئے تو لزومِ ذھنی عرفی، جیسے: حاتم طائی کے تصور سے جود (سخاوت) کا تصور

لازم کی باعتبارِ وضوح وخفاء کے دو قسمیں ہیں: 1. لازم بین 2. لازم غیر بین

پھر ان دونوں کی دو دو قسمیں ہیں: 1. بالمعنی الاخص 2. بالمعنی الاعم

اس طرح کل چار قسمیں ہوئیں: 1. لازم بین بالمعنی الاخص 2. لازم بین بالمعنی الاعم

3. لازم غیر بین بالمعنی الاخص 4. لازم غیر بین بالمعنی الاعم

لازم بین بالمعنی الاخص اور لازم غیر بین بالمعنی الاخص کی وجہ حصر

ملزوم کے تصور سے لازم کا تصور حاصل ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو لازم بین بالمعنی الاخص، جیسے: اعمیٰ کے تصور سے بصر کا تصور، اگر نہ ہو تو لازم غیر بین بالمعنی الاخص، جیسے: انسان کے تصور سے علم بالقوۃ یا کتابت بالقوۃ کا تصور۔

لازم بین بالمعنی الاعم اور لازم غیر بین بالمعنی الاعم کی وجہ حصر

لازم اور ملزوم دونوں کے تصور سے جزم باللزوم حاصل ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو لازم بین بالمعنی الاعم، جیسے: اربعۃ اور زوجیۃ، اگر نہ ہو تو لازم غیر بین بالمعنی الاعم، جیسے: عالم اور اس کا حدوث۔

فائدہ: التزامی میں لزوم سے مراد لزوم ذہنی عقلی اور لازم بین بالمعنی الاخص ہوگا۔

سوالات

1۔ باعتبار لزوم کے لازم کی اقسام بمع وجہ حصر ذکر کریں؟

2۔ لزوم ذہنی کی قسمیں بمع وجہ حصر ذکر کریں؟

3۔ لازم کی باعتبار وضوح وخفاء کے اقسام اربعہ بمع وجہ حصر ذکر کریں؟

4۔ امثلہ ذیل میں لزوم کی تعیین کریں؟

(تین، طاق ہونا) (اللہ، واحد لا شریک ہونا) (محمد ﷺ، رسول ہونا)۔

﴿سبق نمبر:10﴾

مفرد ومرکب کابیان

المفرد: مالایقصد بجزئہ الدلالۃ علی جزء معناہٗ.

المرکب: مایقصد بجزئہ الدلالۃ علی جزء معناہٗ.

وجہ حصر: جزءِ لفظ سے جزءِ معنیٰ پر دلالت کا قصد ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو مرکب ورنہ مفرد۔

تقسیم اول: پھر مفرد کی چار قسمیں ہیں: ۱

۔اس لفظ کا جزء ہی نہ ہو، جیسے: ہمزہ استفہام۔

۲۔لفظ کا جزء ہو مگر وہ معنیٰ دار نہ ہو، جیسے: انسان۔

۳۔لفظ کا جزء ہو اور معنیٰ دار بھی ہو لیکن معنیٰ مقصودی پر دلالت نہ کرتا ہو، جیسے: عبد اللہ بوقتِ علمیت۔

۴۔لفظ کا جزء ہو اور معنیٰ دار بھی ہو اور معنیٰ مقصود پر دلالت بھی کرتا ہو لیکن یہ دلالت مقصود نہ ہو، جیسے: حیوان ناطق بوقتِ علمیت۔

تقسیم ثانی: نیز مفرد کی باعتبارِ استقلال وعدم استقلال کے تین قسمیں ہیں:

1.اسم 2.کلمہ 3.اداۃ

الاسم: ماکان معناہ مستقلاً بالمفہومیۃ ولم یقترن باحد الازمنۃ الثلٰثۃ.

الکلمۃ: ماکان معناہ مستقلاً بالمفہومیۃ ویقترن باحد الازمنۃ الثلٰثۃ.

الاداۃ: مالم یکن معناہ مستقلاً بالمفہومیۃ.

وجہ حصر: کلمہ مستقل بالمفہوم ہوگا یا نہیں، اگر نہ ہو تو اداۃ، اگر ہو تو پھر دیکھیں گے مقترن بالزمان ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو کلمہ، نہ ہو تو اسم۔

وجہ حصر ۲: لفظ میں اکیلے خبر دینے کی صلاحیت ہوگی یا نہیں، اگر نہ ہو تو اداۃ، اگر ہو تو اپنی ہیئت وصیغہ کے ساتھ زمانہ معین پر دلالت کرے گا یا نہیں، اگر کرے تو کلمہ ورنہ اسم۔

فائدہ: نحویوں کے فعل اور منطقیوں کے کلمہ کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے کہ کلمہ خاص اور فعل عام ہے، تو جہاں منطقیوں کا کلمہ ہوگا وہاں نحویوں کا فعل ضروری ہوگا اور اس کا عکس ضروری نہیں۔

فائدہ: نحویوں کے حرف اور منطقیوں کے اداۃ کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے کہ حرف خاص اور اداۃ عام ہے، تو جہاں نحویوں کا حرف ہوگا وہاں منطقیوں کا اداۃ ہوگا اور اس کا عکس ضروری نہیں۔

﴿سبق نمبر: 11﴾

تقسیم ثالث

مفرد کی باعتبارِ وحدت وتعدد معنی کے اقسام

علم، متواطی، مشکک، مشترک، منقول، حقیقت، مجاز، مجاز مرتجل، مجازِ مرسل، تشبیہ، استعارہ۔

وجہ حصر: کلمہ متحد المعنی ہوگا یا متکثر المعنی، اگر متحد المعنی ہو تو دیکھیں گے مشخص معین ہوگا یا امر کلی، اگر مشخص معین ہو تو علم یا جزئی حقیقی، جیسے: زید، اگر امر کلی ہو تو پھر دیکھیں گے کلی کا صدق تمام افراد پر برابری کے ساتھ ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو متواطی، جیسے: انسان، اگر نہ ہو تو کلی مشکک، جیسے: سفیدی کہ اپنے افراد پر تفاوت سے صادق آتی ہے اور اگر متکثر المعنی ہو تو پھر دیکھیں گے

---

(8) حقیقت اور مجاز کی وجہ تسمیہ: حقیقت ماخوذ ہے، حق الشیء اذا ثبت سے چونکہ جب یہ اپنے معنی میں استعمال ہوتا ہے، تو اپنے معنی میں ثابت ہو جاتا ہے تو اس لئے حقیقت کہلاتا ہے۔

مجاز ماخوذ ہے جاز الشیء اذا تجاوز سے چونکہ یہ اپنے معنی میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ دوسرے معنی کی طرف متجاوز ہو جاتا ہے اس لئے مجاز کہلاتا ہے۔

ابتداء ہی سے کثیر معنی کیلئے وضع ہے یا نہیں، اگر ہے تو مشترک، جیسے: عین، اگر ابتداء میں ایک معنی کیلئے وضع ہو پھر دوسروں میں استعمال ہونے لگے تو دیکھیں گے اول میں متروک اور ثانی میں مشہور ہے یا نہیں، اگر ہو تو منقول، جیسے: دابۃ، اگر نہیں تو پھر دیکھیں گے جس کے لئے وضع ہے اسی میں استعمال ہے یا نہیں، اگر اسی میں استعمال ہے تو حقیقت (8)، جیسے: اسد حیوانِ مفترس کیلئے، اگر دوسرے میں استعمال ہے تو مجاز، جیسے: اسد رجل شجاع کیلئے بولا جائے، پھر دیکھیں گے دوسرے معنی میں استعمال بدون المناسبۃ ہے یا مع المناسبۃ، اگر بدون المناسبۃ ہے تو مجازِ مرتجل، اگر مع المناسبۃ ہے تو مناسبۃ غیر تشبیہ کی ہوگی یا تشبیہ کی، اگر غیر تشبیہ کی ہو تو مجازِ مرسل، (پھر اسکی چوبیس اقسام ہیں تفصیل بڑی کتابوں میں آئے گی) اور اگر مناسبۃ تشبیہ کی ہو تو اداۃ تشبیہ ذکر ہونگے یا نہیں، اگر ہوں تو تشبیہ ورنہ استعارہ۔ پھر استعارہ کی چار قسمیں ہیں:

1. استعارہ مصرحہ 2. استعارہ مکنیہ 3. استعارہ تخییلیہ 4. استعارہ ترشیحیہ

(انکی تعریفات بڑی کتابوں میں آئیں گی)

سوالات

1۔ مفرد اور مرکب کی تعریف بمع وجہ حصر بیان کریں؟ 2۔ اسم، کلمہ، اداۃ کی تعریف بمع وجہ
حصر ذکر کریں؟ 3۔ فعل اور کلمہ، حرف اور آداۃ کے درمیان نسبت ذکر کریں نیز خاص و
عام کی تعیین بھی کریں۔ 4۔ مفرد کی باعتبار وحدت اور تعدد کے اقسام بصورت وجہ حصر
بیان کریں؟ 5۔ استعارہ کی کتنی قسمیں ہیں نام بتائیں؟ 6۔ امثلہ ذیل میں مفرد مرکب کی
تعیین کریں؟ اللہ، رسول۔ عبداللہ، خالد آیا۔ محمد کے امتی، فرشتہ۔ کسی کو تکلیف نہ دو، اللہ کا بندہ۔

﴿سبق نمبر:12﴾

اقسام تفاوت

نوٹ: چونکہ کلی کے افراد میں تفاوت ہوتا ہے اسلئے اب تفاوت کے اقسام ذکر کرتے ہیں۔

تفاوت کی چار قسمیں ہیں: 1. اولویۃ۔ 2. اولیہ۔ 3. اشدیۃ۔ 4، ازیدیۃ

وجہ حصر: کلی کے افراد کے درمیان تفاوت رتبۃً ہوگا یا وجوداً، اگر رتبۃً ہو (کہ ایک دوسرے سے اولی ہوں) تو تفاوت بالاولویۃ، جیسے: وجود، جو واجب تعالی میں اولی ہے بنسبت ممکن کے، اگر وجوداً ہو تو دیکھیں گے تفاوت باعتبارِ تقدیم و تاخیر کے ہوگا یا باعتبارِ کمی زیادتی کے، اگر باعتبارِ تقدیم و تاخیر کے ہو (کہ ایک دوسرے سے مقدم ہو) تو تفاوت بالاولیۃ، جیسے: وجود کی نسبت باپ کی طرف مقدم ہے بنسبت بیٹے کے اور اگر تفاوت باعتبار کمی زیادتی کے ہو تو دیکھیں گے کمی زیادتی باعتبار کیفیت کے ہوگی یا باعتبار کمیت کے، اگر باعتبار کیفیت کے ہو تو تفاوت بالاشدیۃ، جیسے: بیاض کی نسبت ثلج اور عاج کی طرف اور اگر باعتبار کمیت کے ہو تو تفاوت بالازیدیۃ، جیسے: چھوٹی دیوار بڑی دیوار۔

اشدیۃ: کہ عقل اشد سے اضعف جیسی کئی شکلیں منتزع کر سکے اور وہ قابل اشارہ حسی کے نہ ہوں جیسے: ابیض ایک کلی ہے، ان کے مختلف افراد ہیں کہ جس میں بیاض والی صفت کم یا زیادہ پائی جاتی ہے، جس میں ہم عقل کے اعتبار سے تو تقسیم کر سکتے ہیں لیکن یہ قابل اِشارہ حسی کے نہیں ہے۔

ازیدیۃ: کہ عقل اَزیَد سے اَنقَص جیسی کئی شکلیں منتزع کر سکے اور قابل اشارہ حسی کے ہوں جیسے: اینٹ کی دو دیواریں کہ ایک کے اندر چار اور دوسرے کے اندر بارہ اینٹیں ہیں، تو اب ہم زیادہ سے کم جیسی کئی شکلیں منتزع کر سکتے ہیں اور یہ قابل اشارہ حسی کے بھی ہے۔

اقسامِ منقول

منقول کی باعتبار ناقل کے تین قسمیں ہیں:

1۔ منقولِ لغوی 2۔ منقول اصلاحی 3۔ منقول شرعی

وجہ حصر: دیکھیں گے ناقل اہلِ لغت میں سے ہوگا یا عرف خاص میں سے یا اہلِ شرع میں سے، اگر اول ہو تو منقولِ لغوی، جیسے: دابۃ، اگر دوسرا ہو تو منقول اصطلاحی، جیسے اسم نحویوں کی اصطلاح میں، اگر تیسرا ہو تو منقولِ شرعی، جیسے صلٰوۃ۔ (یہاں تک مفرد کی بحث تھی، اب مرکب کا بیان آئے گا)

سوالات

۱۔ تفاوت کسے کہتے ہیں؟ ۲۔ تفاوت کی اقسام اربعہ کی وجہ حصر بیان کریں؟

۳۔ اشدیت، ازیدیت کی تعریف کریں؟ ۴۔ منقول کی کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟

﴿سبق نمبر: 13﴾

مرکب کی تقسیم

مرکب کی دو قسمیں ہیں: 1. مرکب تام 2. مرکب ناقص

وجہ حصر: دیکھیں گے قائل کے سکوت کے بعد سامع کو خبر یا طلب کا فائدہ حاصل ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو مرکب تام، اگر نہ ہو تو مرکب ناقص۔ مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں: 1. جملہ خبریہ 2. جملہ انشائیہ

وجہ حصر: قطع نظر خارج و متکلم کے قائل کو سچ یا جھوٹ کے ساتھ متصف کیا جاسکے[9] یا نہیں، اگر کیا جاسکے تو خبریہ ورنہ انشائیہ۔ پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: 1. اسمیہ 2. لیہ

---

(9) تنبیہ: اگر حرف سے شروع ہو تو پھر مابعد کا اعتبار ہوگا کیونکہ حرف مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

وجہ حصر: جملہ اسم سے شروع ہوگا یا فعل سے، اگر اسم سے شروع ہو تو اسمیہ ورنہ فعلیہ۔ (9)

پھر جملہ انشائیہ کی دو قسمیں ہیں: 1. طلبی 2. غیر طلبی

وجہ حصر: 1۔ جملہ صورتاً و معنیً دونوں طرح انشاء ہوگا یا صرف معنیً انشاء ہوگا، اگر صورتاً و معنیً دونوں طرح انشاء ہو تو انشاء طلبی، جیسے: امر و نہی وغیرہ، اگر صرف معنیً انشاء ہو تو انشاء غیر طلبی، جیسے: عقود وغیرہ

وجہ حصر: 2۔ انشاء میں طلب کا معنیٰ ہوگا یا نہیں اگر ہو تو انشاء طلبی اور اگر نہ ہو تو انشاء غیر طلبی۔

فائدہ: انشاء کی مشہور دس اقسام کو شاعر نے اس شعر میں جمع کیا ہے:

تمنی، ترجی، عقود اے اخی   ندا و قسم و عرض و امر و نہی
چوں استفہام، تعجب را بخواں اے جواں   ایں دہ قسم انشاء اند بخوبی بداں

مرکب غیر مفید کی تقسیم

مرکب غیر مفید کی ابتداءً دو قسمیں ہیں: 1. تقییدی 2. غیر تقییدی

تقییدی کی دو قسمیں ہیں: 1. اضافی۔ 2. توصیفی۔

غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں: 1. بنائی۔ 2. صوتی۔ 3. منع صرف (اس طرح کل پانچ قسمیں ہوئیں)

وجہ حصر: دیکھیں گے جزء ثانی جزء اول کیلئے قید ہوگا یا نہیں، اگر جزء ثانی قید ہو تو پھر دیکھیں گے باعتبارِ اضافت کے ہوگا یا باعتبارِ صفت کے، اگر باعتبارِ اضافت کے ہو تو مرکب اضافی، جیسے: غلام زید، اگر باعتبارِ صفت کے ہو تو مرکب توصیفی، جیسے: رجل عالم، اگر قید نہ ہو تو پھر دیکھیں گے جزء ثانی سے صوت مقصود ہوگی یا نہیں، اگر ہو تو مرکب صوتی، جیسے: سیبویہ، اگر نہ ہو تو پھر دیکھیں گے جزء ثانی کسی حرف کو متضمن ہوگی یا نہیں، اگر ہو تو مرکب بنائی، جیسے: احد عشر سے تسعة عشر تک، اگر نہ ہو تو مرکب منع صرف، جیسے: بعلبک، حضر موت۔

سوالات

۱۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں مع وجہ حصر بیان کریں؟ ۲۔ مرکب کی تعریف کریں؟

۳۔ جملہ انشائیہ کی کتنی قسمیں ہیں مع وجہ حصر بیان کریں؟ ۴۔ مرکب غیر مفید کی تمام اقسام مع وجہ حصر ذکر کریں؟ 5۔ امثلہ ذیل میں مرکب ومفرد کی تعیین کیجئے؟

خانہ کعبہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ کتاب کا ادب کریں۔ ماں باپ کا کہا مانیں۔ اچھا آدمی، استاد کا تابعدار

﴿سبق نمبر:14﴾

کلی اور جزئی کی بحث

ما حصل فی الذهن یعنی جو چیز ذہن میں آتی ہے اس کو مفہوم کہتے ہیں۔

نوٹ: مفہوم، مدلول، معنی، مقصود، ان الفاظ میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری ہے، اس حیثیت سے کہ لفظ سے معنی سمجھا جا رہا ہے تو یہ ”مفہوم“ ہے، اور اس حیثیت سے کہ لفظ اپنے معنی پر دال ہے تو یہ ”مدلول“ ہے، اور اس حیثیت سے کہ لفظ سے معنی کا قصد اور ارادہ کیا جا رہا ہے تو یہ ”معنی و مقصود“ ہے۔

مفہوم کی دو قسمیں ہیں: 1. کلی 2. جزئی

الکلی: هوالذی لایمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه.

الجزئی: هوالذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه.

وجہ حصر ۱: کسی چیز کا نفس تصور شرکت علی کثیرین سے مانع ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو جزئی، اگر نہ ہو تو کلی۔

وجہ حصر ۲: عقل مفہوم کے تکثر کو جائز قرار دے گی یا نہیں، اگر دے تو کلی، جیسے: انسان،

ورنہ جزئی، جیسے: زید۔

جزئی کی دو قسمیں ہیں: 1. جزئی حقیقی 2. جزئی اضافی

الجزئی الحقیقی: هو ما لا یجوز العقل صدقه علی کثیرین نحو زید.

الجزئی الاضافی: هو ما کان اخص تحت الاعم. یعنی ہر اخص جو کسی اعم کے تحت ہو "جزئی اضافی" کہلاتا ہے، جیسے انسان اخص جو حیوان اعم کے تحت داخل ہے۔

جزئی حقیقی و جزئی اضافی کے درمیان نسبت (10)

جزئی حقیقی و جزئی اضافی کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے کہ جزئی حقیقی خاص اور جزئی اضافی عام ہے، تو جہاں جزئی حقیقی ہو گی وہاں جزئی اضافی ہو گی اور اس کا عکس ضروری نہیں، جیسے: زید جزئی حقیقی بھی ہے اور جزئی اضافی بھی کیونکہ یہ انسان اعم کے تحت داخل ہے لیکن انسان جزئی اضافی ہے کہ حیوان اعم کے تحت داخل ہے مگر جزئی حقیقی نہیں ہے بلکہ کلی ہے۔

کلی کی خارج کے اعتبار سے چھ قسمیں ہیں:

وجہ حصر: کلی خارج میں ممتنع الافراد ہو گی یا ممکن الافراد، اگر ممتنع الافراد ہو تو یہ پہلی قسم، جیسے: لاشیئ، اور اگر ممکن الافراد ہو تو پھر دیکھیں گے اس کا کوئی فرد خارج میں پایا جائے گا یا نہیں، اگر نہ پایا جائے تو یہ دوسری قسم، جیسے: عنقاء پرندہ یا یاقوت کا پہاڑ اور اگر خارج میں پایا جائے تو پھر دیکھیں گے فرد واحد ہو گا یا افراد کثیرہ، اگر فرد واحد ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: غیر کا

---

(10). جزئی حقیقی اور اضافی کی وجہ تسمیہ: جزئی حقیقی کو حقیقی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس حقیقت کے اعتبار سے جزئی ہے خارج کے اشتراک سے مانع ہے۔ جزئی اضافی کو اضافی اس لئے کہتے ہیں کہ اضافت کے معنی نسبت کے ہیں، اس کی جزئیت بھی اپنے غیر کی نسبت (مافوق) کے اعتبار سے ہے اپنے اعتبار سے نہیں۔

اشتراک ممکن ہوگا یا نہیں، اگر نہ ہو تو یہ تیسری قسم، جیسے: ذاتِ باری تعالیٰ، اگر ممکن ہو تو یہ چوتھی قسم، جیسے: سورج کیونکہ غیر کا بھی امکان ہے اور اگر افرادِ کثیرہ ہوں تو پھر دیکھیں گے متناہی ہونگے یا غیر متناہی، اگر متناہی ہوں تو یہ پانچویں قسم، جیسے: کواکب سبعہ، اور اگر غیر متناہی ہوں تو یہ چھٹی قسم، جیسے: نفوسِ ناطقہ علی مذہب الفلاسفہ یعنی انسان۔

سوالات

ا۔ مفہوم کی تعریف عربی میں کریں، مفہوم، مدلول، معنیٰ، مقصود کی وضاحت کریں؟
۲۔ کلی جزئی کی تعریف بصورت وجہ حصر بیان کریں؟ 3۔ جزئی کی کتنی قسمیں ہیں، ہر ایک کی عربی میں تعریف کریں؟ ۴۔ جزئی حقیقی و جزئی اضافی کے درمیان کونسی نسبت ہے نیز خاص و عام کی تعیین بھی کریں؟ ۵۔ کلی کی خارج کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟

﴿سبق نمبر: 15﴾

باعتبار مفہوم کے کلی کی تقسیم

کلی کی باعتبار مفہوم کے دو قسمیں ہیں: 1. کلی ذاتی 2. کلی عرضی

الکلی الذاتی: ھو مایدخل تحت حقیقت جزئیاتہ.

و یا کہ: ھو مالایکون(11) خارجا عن حقیقۃ جزئیاتہ۔

الکلی العرضی: ھو مالایدخل تحت حقیقت جزئیاتہ.

و یا کہ: ھو مایکون خرجا عن حقیقۃ جزئیاتہ۔

---

(11) تنبیہ: کلی ذاتی کی دوسری تعریف صحیح ہے کیونکہ پہلی تعریف پر اعتراض ہوتا ہے کہ نوع اپنے افراد کی حقیقت میں داخل نہیں حالانکہ وہ کلی ذاتی ہے اور اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہے۔ اگرچہ یہ اعتراض مجاب ہے "بان یراد بالداخل غیر الخارج" تاہم وہ تعریف جس پر اعتراض ہی نہ ہو اس تعریف سے بہتر ہے جس پر اعتراض ہو۔

وجہ حصر: کلی اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہو گی یا داخل ہو گی یا خارج، اگر عین یا داخل ہو تو کلی ذاتی، جیسے: انسان وحیوان ورنہ کلی عرضی، جیسے: ضاحک۔

کلی ذاتی وعرضی کی اقسام

کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں: 1.جنس، 2.نوع، 3.فصل۔

کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں: 1.خاصہ، 2.عرضِ عام

(ان کو کلیاتِ خمسہ کہتے ہیں)

وجہ حصر ۱: کلی ماھو کے جواب میں واقع ہو گی یا ایُّ شیئٍ کے جواب میں یا دونوں کے جواب میں نہ ہو گی، اگر ماھو کے جواب میں واقع ہو تو پھر دیکھیں گے باعتبارِ شرکتِ محضہ کے ہو گی یا شرکت مع الخصوصیۃ کے، اگر باعتبارِ شرکت محضہ کے ہو تو جنس، اگر شرکت مع الخصوصیۃ کے ہو تو نوع، اگر ایُّ شیئٍ کے جواب میں ہو تو ایُّ شیئٍ فی ذاتہٖ کے جواب میں ہو گی یا فی عرضہ کے جواب میں اگر فی ذاتہٖ کے جواب میں ہو تو فصل، اور اگر فی عرضہ کے جواب میں ہو تو خاصہ، اور اگر دونوں کے جواب میں نہ آئے تو عرضِ عام۔

وجہ حصر ۲: دیکھیں گے کلی اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہو گی یا جزء داخل ہو گی یا خارج لازم، اگر عین ہو تو نوع، جیسے: انسان زید، عمر، بکر کیلئے اور اگر جزء داخل ہو تو پھر دیکھیں گے تمامِ مشترک ہو گی یا نہیں، اگر ہو تو جنس، جیسے: حیوان، اگر نہ ہو تو فصل، جیسے: ناطق، اور اگر خارج لازم ہو تو پھر دیکھیں گے حقیقتِ واحدہ کے افراد کے ساتھ خاص ہو گی یا نہیں، اگر خاص ہو تو خاصہ، جیسے: ضاحک اور اگر نہ ہو تو عرضِ عام، جیسے: ماشی۔

فائدہ: تمام مشترک یہ وہ مشترک جزء ہے کہ جس قدر اجزاء ان افراد میں مشترک ہیں وہ سب اس جزء مشترک میں آجائیں، جیسے: حیوان اپنے افراد انسان، بقر، غنم کا تمام مشترک ہے

کیونکہ انسان، بقر، غنم میں حساس، جسم نامی، متحرک بالارادہ مشترک ہے، اور حیوان میں یہ سب آتے ہیں کیونکہ حیوان ان کے مجموعے کا نام ہے۔

بالفاظ دیگر: تمام مشترک چند چیزوں کے درمیان مشترک وہ جزء اعلی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور ان چیزوں کے درمیان مشترک نہ نکلے، اگر نکلے بھی تو وہ جزء اعلی کے تحت داخل ہوگا۔

سوالات

1۔ کلی ذاتی وعرضی کی تعریف عربی میں مع وجہ حصر بیان کریں؟ ۲۔ کلیات خمسہ کسے کہتے ہیں نام بتائیں ۳۔ کلیات خمسہ کی وجہ حصر بیان کریں؟ ۴۔ تمام مشترک کی تعریف کریں؟

﴿سبق نمبر:16﴾

جنس اور نوع کی تعریف وتقسیم

الجنس: ھو کلی مقول علی کثیرین مختلفین بالحقائق فی جواب ما ھو.

جنس کی دو قسمیں ہیں: 1: جنس قریب 2: جنس بعید

وجہ حصر۔ 1: جنس بلاواسطہ ہوگی یا بالواسطہ، اگر بلاواسطہ ہو تو جنس قریب جیسے: حیوان، انسان کے لئے، اگر بالواسطہ ہو تو جنس بعید جیسے: جسم نامی، انسان کے لئے۔

وجہ حصر 2: جب کسی جنس کے بعض یا تمام مشارکات کو لیکر ماھو سے سوال کیا جائے تو جواب میں وہی جنس آئے گی یا نہیں، اگر آئے تو جنس قریب، جیسے: الانسان والفرس ماھما؟ کے جواب میں حیوان آئے گا اور الانسان والبقر والغنم والذباب ماھم؟ کے جواب میں بھی

---

(12) تنبیہ: اس چوتھی جنس کو بعض نے شمار کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا۔ نے نہیں کیا۔

حیوان آئے گا اور اگر نہ آئے تو جنس بعید، جیسے: الانسان والبقر والشجر ما ھم؟ کے جواب میں جسم نامی آئے گا، لیکن اس کے ساتھ اگر حجر ملایا جائے تو پھر جواب یہ نہیں بلکہ جسم مطلق آئے گا۔

مرتبہ کے اعتبار سے جنس کی چار قسمیں ہیں:

1. جنس عالی۔۔ 2. جنس سافل۔۔ 3. جنس متوسط۔۔ 4. جنس مفرد (12)

وجہ حصر: صرف نیچے جنس ہوگی یا صرف اوپر یا دونوں طرف ہوگی یا دونوں طرف نہ ہوگی، اگر صرف نیچے ہو اوپر نہ ہو تو جنس عالی، جیسے: جوہر، اگر صرف اوپر ہو نیچے نہ ہو تو جنس سافل، جیسے: حیوان، اور اگر دونوں طرف ہو تو جنس متوسط، جیسے: جسم نامی، اور اگر دونوں طرف نہ ہو تو جنس مفرد جیسے: عقول۔

فائدہ: اجناس کل چار ہیں: 1. حیوان ۔ 2. جسم نامی ۔ 3. جسم مطلق ۔ 3. جوہر۔

نوع کی دو قسمیں ہیں: 1. نوع حقیقی 2. نوع اضافی

النوع الحقیقی: ھو کلی مقول علی کثیرین متفقین بالحقائق فی جواب ما ھو.

النوع الاضافی: ھو ماھیۃ یقال علیھا وعلی غیرھا الجنس فی جواب ما ھو.

مرتبہ کے اعتبار سے نوع کی چار قسمیں ہیں:

1. نوع عالی ۔ 2. نوع سافل ۔ 3. نوع متوسط ۔ 4. نوع مفرد (13)

وجہ حصر: صرف نیچے نوع ہوگی یا صرف اوپر یا دونوں طرف ہوگی یا دونوں طرف نہ ہوگی، اگر نیچے ہو اوپر نہ ہو تو نوع عالی، جیسے: جسم مطلق، اگر اوپر ہو نیچے نہ ہو تو نوع سافل، جیسے: انسان، اور اگر دونوں طرف ہو تو نوع متوسط، جیسے: حیوان اور جسم نامی، اور اگر دونوں طرف نہ

---

(13) تنبیہ: اس چوتھی نوع کو بعض نے شمار کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا۔

ہوتو نوع مفرد جیسے: نقطہ۔

فائدہ: انواع کل چار ہیں: 1. انسان۔ 2. حیوان۔ 3. جسم نامی۔ 4. جسم مطلق۔

سوالات

ا۔جنس اور نوع کی تعریف عربی میں ذکر کریں؟ ۲۔جنس اور نوع کی کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟ 3۔اجناس اور انواع کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

﴿سبق نمبر:17﴾

فصل کی تعریف وتقسیم

الفصل: وھو کلی مقول علی الشی فی جواب ای شئٍ ھو فی ذاتہ.

فصل کی دو قسمیں ہیں: 1. فصلِ قریب 2. فصلِ بعید

وجہ حصر: دیکھیں گے فصل ماہیت کو جنس قریب کے جزئیات ومشارکات سے جدا کرے گی یا جنس بعید کے جزئیات ومشارکات سے، اگر جنس قریب کی جزئیات ومشارکات سے جدا کرے تو فصلِ قریب، جیسے: ناطق، انسان کیلئے اور اگر جنس بعید کے مشارکات سے جدا کرے تو فصلِ بعید، جیسے: حساس، انسان کیلئے۔

فائدہ: فصول کل چار ہیں: 1. ناطق۔ 2. جسم نامی۔ 3. حساس۔ 4. متحرک بالارادہ

فصلِ مقوِم وفصلِ مقسم

وجہ حصر: فصل کی نسبت نوع کی طرف ہوگی یا جنس کی طرف، اگر نوع کی طرف ہو تو فصلِ مقوِم، اگر جنس کی طرف ہو تو فصلِ مقسم.

وجہ تسمیہ: مقوِم قوام سے ہے اور قوام داخل الشئ کو کہتے ہیں اور یہ فصل بھی نوع کی حقیقت میں داخل ہوتی ہے، جیسے: الانسان ای شیء ھو فی ذاتہ؟ کے جواب میں ناطق ہے۔

مقسم تقسیم سے ہے اور یہ فصل بھی جنس کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، جیسے: ناطق کہ یہ حیوان کو حیوانِ ناطق اور حیوانِ غیر ناطق کی طرف تقسیم کرتی ہے۔

قاعدہ: ہر مقومِ للعالی مقوم للسافل ہوتا ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ ”جزء الجزء جزء“ لیکن ہر مقومِ للسافل مقومِ للعالی نہیں ہوتا اور ہر مقسم للسافل مقسم للعالی ہوتا ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ ”قسم القسم قسم“ لیکن ہر مقسم للعالی مقسم للسافل نہیں ہوتا۔ (یہاں تک بحث کلی ذاتی کی اقسام سے تھی)

سوالات

۱۔فصل کی تعریف اور اقسام بمع وجہ حصر بیان کریں؟ ۲۔فصول کل کتنے ہیں، مقوم اور مقسم کسے کہتے ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟ 3۔مقوم اور مقسم کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟ 4۔مقوم اور مقسم کا قاعدہ بیان کریں؟

﴿ سبق نمبر:18 ﴾

خاصہ اور عرض عام کی تعریف وتقسیم

کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں: 1۔خاصہ۔ 2۔عرض عام

الخاصة: هو كلي خارج عن حقيقة الافراد محمول على افراد واقعة تحت حقيقة واحدة فقط كالضاحك

خاصہ کی دو قسمیں ہیں: 1.خاصہ شاملہ 2.خاصہ غیر شاملہ

وجہ حصر: خاصہ کسی ماہیت کے تمام افراد میں پایا جائے گا یا نہیں، اگر پایا جائے تو خاصہ شاملہ، جیسے: کتابۃ بالقوۃ انسان کیلئے اور اگر نہ پایا جائے تو خاصہ غیر شاملہ، جیسے: کتابۃ بالفعل انسان کیلئے۔

پھر خاصہ کی مزید دو قسمیں ہیں: 1.خاصہ نوعیہ 2.خاصہ جنسیہ

وجہ حصر: خاصہ کی نسبت نوع کی طرف ہوگی یا جنس کی طرف، اگر نوع کی طرف ہو تو خاصہ نوعیہ، جیسے: ضاحک انسان کیلئے، اگر جنس کی طرف ہو تو خاصہ جنسیہ، جیسے: ماشی، حیوان کیلئے۔

العرض العام: ہو الکلی الخارج المقول علی افراد حقیقۃ واحدۃ وعلی غیرہا کالماشی

عرض عام کی دو قسمیں ہیں: 1. عرض عام شامل۔ 2. عرض عام غیر شامل

وجہ حصر: عرض عام کسی شیئ کے تمام افراد میں پایا جائیگا یا نہیں، اگر پایا جائے تو عرض عام شامل، جیسے: متنفس بالقوہ انسان اور دیگر حیوانات کے لئے، اور اگر نہ پایا جائے تو عرض عام غیر شامل، جیسے: متنفس بالفعل انسان اور دیگر حیوانات کے لئے۔

کلی عرضی (14) کی دو قسمیں ہیں: 1۔ لازم۔ 2۔ مفارق

اللازم: ما یمتنع انفکاکہ عن الشئ

المفارق: ما لم یمتنع انفکاکہ عن الملزوم.

وجہ حصر: عارض کا انفکاک معروض سے ممکن ہوگا یا ممتنع، اگر ممکن ہو تو عرض مفارق، جیسے: کتابۃ بالفعل انسان کے لئے اور اگر ممتنع ہو تو عرضِ لازم، جیسے: حرارت آگ کیلئے۔

عرضِ مفارق کی تقسیم

اگر عارض اپنے معروض کو لازم نہ ہو تو یہ عرض مفارق ہے، پھر اسکی تین صورتیں ہیں:

وجہ حصر: عارض اپنے معروض کے ساتھ دائم ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو یہ پہلی صورت، جیسے: فلک کیلئے حرکت اور اگر نہ ہو یعنی زائل ہوتا ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: جلدی زائل ہوگا یا

---

(14) تنبیہ: کلی عرضی کی دو تقسیمیں کی جاتی ہیں۔ تقسیم اول کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں خاصہ اور عرض عام جن کا بیان ماقبل تفصیلا ہو چکا۔ اور تقسیم ثانی کے اعتبار سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں لازم اور مفارق تو یہ خاصہ اور عرض عام میں سے ہر ایک کی قسمیں ہیں۔

آہستہ، اگر جلدی زائل ہو تو یہ دوسری صورت، جیسے: سرخی شرم کے وقت اور زردی ڈر کے وقت اور اگر آہستگی سے زائل ہو تو یہ تیسری صورت، جیسے: جوانی کہ آہستہ آہستہ ختم ہوتی ہے۔

سوالات

1۔ خاصہ کی قسمیں بمع وجہ حصر بیان کریں، نیز خاصہ کی عربی میں تعریف کریں؟
2۔ خاصہ نوعیہ، خاصہ جنسیہ کسے کہتے ہیں؟
۳۔ عرض عام کی کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں نیز عرض عام کی عربی میں تعریف کریں؟
۴۔ امثلہ ذیل میں کلی کی اقسام کی تعیین کریں حیوان، جسم نامی، جسم مطلق، جوہر، انسان، فرس، ابل، ناطق،، حساس، کاتب، نائم۔

﴿سبق نمبر:19﴾

اصطلاحِ مَاھُوَ اور اَیُّ شَیءٍ کا بیان

مَاھُوَ سے کسی شَیئ کی حقیقت کے بارے میں اور اَیُّ شَیءٍ سے کسی چیز کی فصل یا عرض کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، لفظ اَیّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور یہ اپنے مضاف الیہ میں ایک چیز کو متعین کرتا ہے، مثلاً: آپ نے کسی چیز کو دور سے حرکت کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے کہا یہ حیوان ہے کیونکہ حرکت کرتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ کونسا حیوان ہے، تو آپ نے پوچھا اَیُّ حیوانٍ؟ تو جواب میں ناطق یا صاھل وغیرہ آئے گا۔

وجہ حصر: مَاھُوَ کے ساتھ شئ واحد کا سوال ہوگا یا امور متعددہ کا، اگر شئ واحد کا ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: معین مشخص ہوگا یا امر کلی، اگر معین مشخص ہو تو جواب میں نوع آئے گی، جیسے: زیدٌ ماھُوَ کے جواب میں انسان آئے گا اور اگر امر کلی ہو تو جواب میں حد تام آئے گا، جیسے: الانسانُ ماھُوَ کے جواب میں حیوان ناطق آئے گا، اگر امورِ متعددہ ہوں تو پھر دیکھیں گے یہ امورِ متعددہ متفق الحقائق ہونگے یا مختلف الحقائق، اگر متفق الحقائق ہوں تو جواب میں نوع واقع

ہوگی، جیسے: عمرو وزید و، بکر ماھم؟ کے جواب میں الانسان آئے گا اور اگر مختلف الحقائق ہوں تو جواب میں جنس آئے گی، جیسے: الانسان والحجر والغنم ماھم؟ کے جواب میں حیوان آئے گا۔

دو کلیوں میں نسبت کا بیان

دو کلیوں کے درمیان چار طرح کی نسبتیں ہوتی ہیں:

1. تساوی۔ 2. تباین۔ 3. عموم وخصوص مطلق۔ 4. عموم وخصوص من وجہ۔

وجہ حصر: دیکھیں گے دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسرے پر صادق آئے گی یا نہیں، اگر نہ آئے تو تباین، جیسے: انسان وحجر، اگر آئے تو پھر دیکھیں گے تصادق کلی کسی ایک جانب سے ہوگا یا نہیں، اگر نہ ہو تو عموم وخصوص من وجہ، جیسے: حیوان وابیض، اور اگر ہو تو پھر دیکھیں گے تصادقِ کلی جانبین سے ہوگا یا جانبِ واحد سے، اگر جانبین سے ہو تو تساوی، جیسے: انسان وناطق، اگر جانب واحد سے ہو تو عموم وخصوص مطلق، جیسے: حیوان وانسان۔

سوالات

۱۔ اصطلاح ماھو اور ای شئی ھو کیا ہے؟ ۲۔ دو کلیوں کے درمیان کتنی نسبتیں ہوتی ہیں مع وجہ حصر بیان کریں؟ ۳۔ امثلہ ذیل میں نسبت کی تعیین کریں؟

(انسان، ناطق) (فرس، صاہل) (حمار، ناہق) (حجر، جسم) (حیوان، اسود) (حجر، جسم)۔

﴿سبق نمبر: 20﴾

معرِف اور قولِ شارح کا بیان

المعرف: مایحمل علیہ لافادۃ تصورہ۔

ویا کہ: الاطلاع علی الذاتیات والامتیاز عن جمیع المشارکات.

معرف کی دو قسمیں ہیں: 1. حد 2. رسم

وجہ حصر: دیکھیں گے تعریف فصلِ قریب سے ہوگی یا خاصہ سے، اگر فصلِ قریب سے ہو تو "حد" اور اگر خاصہ سے ہو تو "رسم" و یا کہ: تعریف بالذاتیات ہوگی یا بالعرضیات، اگر بالذاتیات ہو تو "حد" ورنہ "رسم"۔

پھر حد کی دو قسمیں ہیں: 1. حدِ تام 2. حدِ ناقص

وجہ حصر: تعریف فصلِ قریب اور جنس قریب سے مرکب ہوگی یا نہیں، اگر ہو تو حدِ تام، جیسے: انسان کی تعریف حیوانِ ناطق سے کرنا، اگر نہ ہو تو حدِ ناقص، پھر آگے عام ہے، فقط فصلِ قریب سے ہو، جیسے: انسان کی تعریف ناطق سے کرنا، یا جنس بعید و فصلِ قریب دونوں سے، جیسے: انسان کی تعریف جسمِ ناطق سے کرنا۔

اسی طرح رسم کی بھی دو قسمیں ہیں: 1. رسمِ تام۔ 2. رسمِ ناقص

وجہ حصر: تعریف خاصہ اور جنس قریب سے مرکب ہوگی یا نہیں، اگر ہو تو رسمِ تام جیسے: انسان کی تعریف حیوانِ ضاحک سے کرنا، اگر نہ ہو تو رسم ناقص۔ پھر آگے عام ہے، فقط خاصہ سے ہو، جیسے: انسان کی تعریف ضاحک سے کرنا، یا خاصہ اور جنس بعید دونوں سے، جیسے: انسان کی تعریف جسمِ ضاحک سے کرنا۔(15)

---

(15)۔ فائدہ: کلیات خمسہ میں سے نوع ہمیشہ معرَّف (جس کی تعریف کی جائے) واقع ہوتا ہے۔ اور جنس، فصل، خاصہ، معرِّف (جس سے تعریف کی جائے) واقع ہوتے ہیں اور عرض عام کو انفراداً منطقی معرف نہیں بناتے یعنی اس سے علیحدہ کسی چیز کی تعریف نہیں کرتے کیونکہ تعریف کی غرض دو چیزیں ہیں۔ 1: الاطلاع علی الذاتیات 2: الامتیاز عن جمیع المشارکات اور عرض عام سے ان میں سے کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر دو یا زیادہ ایسے عرض عام ملائے جائیں جو علیحدہ طور پر تو معرَّف کے لئے عرض عام ہوں لیکن مجموعی طور پر وہ خاصہ مرکبہ بنتے ہوں تو ایسے دو یا زیادہ عرض عام سے تعریف درست ہے کیونکہ اس وقت تعریف کی غرض "الامتیاز عن جمیع المشارکات" حاصل ہو جاتی ہے جیسے: انسان کی تعریف "الماشی مستقیم القامۃ" سے کرنا اور چمگادڑ کی تعریف الطائر الولود سے کرنا۔

سوالات

۱۔معرف کسے کہتے ہیں؟ ۲۔معرف کی کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟

۳۔حد اور رسم کی اقسام بمع وجہ حصر ذکر کریں؟ ۴۔امثلہ ذیل میں معرف کی کونسی قسم پائی جاتی ہے؟ جسم نامی، ناطق، جسم حساس، جوہر ناطق، حیوان ناطق، حیوان صاہل، ناہق، صاہل، حساس، جسم متحرک بالارادہ۔ (یہاں تک تصورات کی بحث تھی)

تصدیقات

﴿سبق نمبر:21﴾

قضایا کا بیان

القضیۃ: قول یحتمل الصدق والکذب.

یعنی قضیہ وہ قول مرکب ہے جو صدق وکذب کا احتمال رکھے۔

قضیہ کی دو قسمیں ہیں: 1.قضیہ حملیہ 2.قضیہ شرطیہ۔

وجہ حصر ۱: دیکھیں گے قضیہ میں حکم ثبوت الشی علا شیء یا نفی الشیء عنِ الشیء ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو حملیہ، جیسے: زید قائم. اگر نہ ہو تو شرطیہ، جیسے: ان کانتِ الشمس طالعۃ فالنہار موجود.

وجہ حصر ۲: قضیہ کا انحلال دو جملوں کی طرف ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو شرطیہ، ورنہ حملیہ، پھر حملیہ عام ہے انحلال اس کی دو مفردوں کی طرف ہو، جیسے: زید قائم. یا ایک مفرد اور ایک جملہ کی طرف ہو، جیسے: زید ابوہ قائم.

حملیات کا بیان

الحملیة: ما حکم فیها بثبوت شيءٍ لشيءٍ او نفیه عنه.

قضیہ حملیہ کی باعتبارِ ذات کے دو قسمیں ہیں:

1. حملیہ موجبہ۔ 2 حملیہ سالبہ

وجہ حصر: حکم ثبوت الشی للشیء کا ہوگا یا نفی الشی عنِ الشیء کا، اگر ثبوت الشیَ للشیَ کا ہو تو موجبہ، جیسے: اللہ موجود۔ ورنہ سالبہ، جیسے: المؤمن لا یکذب۔

قضیہ حملیہ کے جزء اول کو موضوع اور جزء ثانی کو محمول اور دونوں کے درمیان نسبت پر دلالت کرنے والے لفظ کو رابط کہتے ہیں۔

پھر قضیہ حملیہ کی باعتبارِ ذکر رابط کے دو قسمیں ہیں: 1. ثنائیہ 2. ثلاثیہ

وجہ حصر: قضیہ میں نسبتِ رابطی مذکور ہوگی یا نہیں، اگر ہو تو ثلاثیہ، جیسے: زید ہو قائم۔ ورنہ ثنائیہ، جیسے: زید قائم۔

حمل کی اقسام

حمل کی دو قسمیں ہیں: 1۔ حمل بالاشتقاق، 2۔ حمل بالمواطاۃ

وجہ حصر: حمل فی یا ذو یا لام کے واسطے سے ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو حمل بالاشتقاق جیسے: زید فی الدار، خالد ذو مال، المال لزید۔ اگر نہ ہو تو حمل بالمواطاۃ جیسے: زید طبیب

حمل بالمواطاۃ کی دو قسمیں ہیں: 1۔ حمل اولی، 2۔ حمل متعارف

وجہ حصر: موضوع و محمول میں عینیت فہمًا اور وجودًا دونوں ہوگی یا صرف وجودًا، اگر دونوں ہوں تو حمل اولی جیسے: الانسان انسان، اگر صرف وجودًا تو حمل متعارف جیسے: الانسان حیوان

محمول کے اعتبار سے حمل متعارف کی دو قسمیں ہیں: 1۔ حمل بالذات 2۔ حمل بالعرض

وجہ حصر: محمول، موضوع کی ذاتیات میں سے ہوگا یا عرضیات میں سے، اگر ذاتیات میں سے ہو تو حمل بالذات جیسے: الانسان ناطق اگر عرضیات میں سے ہو تو حمل بالعرض جیسے الانسان ماشٍ

سوالات

ا۔ قضیہ کی تعریف عربی اور اردو میں کریں؟ ۲۔ قضیہ کی کتنی قسمیں ہیں مع وجہ حصر بیان کریں

۳۔ قضیہ حملیہ کی باعتبار ذات کے کتنی قسمیں ہیں مع وجہ حصر بیان کریں؟

4۔ حمل کی اقسام تفصیلاً مع وجہ حصر ذکر کریں؟ 5۔ مندرجہ ذیل مصطلحات کی تعریف کریں: موضوع، محمول، حکم، ثنائیہ، ثلاثیہ۔

﴿سبق نمبر: 22﴾

قضیہ حملیہ کی وجودِ موضوع کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:

1۔ خارجیہ 2۔ ذہنیہ 3۔ حقیقیہ

وجہ حصر: قضیہ کا موضوع خارج میں ہوگا یا ذہن میں یا قطع نظر دونوں کی خصوصیت کے، اگر خارج میں ہو تو خارجیہ، جیسے: الانسان کاتب کہ انسان خارج میں ہے، اگر ذہن میں ہو تو ذہنیہ، جیسے: الانسان کلی کہ انسان کلی ہونے کے اعتبار سے ذہن میں ہے خارج میں نہیں، اگر قطع نظر دونوں کی خصوصیت کے ہو تو حقیقیہ، جیسے: الاربعۃ زوج اس میں چار پر جفت ہونے کا حکم ہر صورت میں ہے، خواہ چار کا عدد ذہن میں ہو یا خارج میں۔

قضیہ حملیہ کی باعتبارِ نفس موضوع کے چار قسمیں ہیں:

1۔ مخصوصہ و یا کہ شخصیہ 2۔ طبعیہ 3۔ محصورہ و یا کہ مسورہ 4۔ مہملہ

وجہ حصر: قضیہ حملیہ کا موضوع شخص معین ہوگا یا امر کلی، اگر شخص معین ہو تو شخصیہ، جیسے: زیدٌ عادلٌ. اگر امر کلی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: حکم کلی کے مفہوم پر ہوگا یا افراد پر، اگر مفہوم پر ہو تو طبعیہ، جیسے: الانسان نوع. اگر افراد پر ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: افراد کی کمیت کلاً یا بعضاً بیان ہوگی یا نہیں، اگر ہو تو محصورہ، جیسے: کلُ انسانٍ حیوانٌ. ورنہ مہملہ جیسے: الانسان حیوانٌ۔

محصوراتِ اربعہ کا بیان

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں:

1. موجبہ کلیہ
2. موجبہ جزئیہ
3. سالبہ کلیہ
4. سالبہ جزئیہ

وجہ حصر ۱: حکم موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر، اگر موضوع کے تمام افراد پر ہو تو کلیہ، اور اگر بعض پر ہو تو جزئیہ، پھر ان میں سے ہر ایک دو حال سے خالی نہیں حکم ایجابی ہوگا یا سلبی، اگر حکم ایجابی ہو تو موجبہ اور اگر حکم سلبی ہو تو سالبہ۔ موجبہ کلیہ کی مثال: کل انسان حیوانٌ. موجبہ جزئیہ کی مثال: بعض الطلاب مھمل. سالبہ کلیہ کی مثال: لاشیءَ من الانسان بحجر. سالبہ جزئیہ کی مثال: بعض الحیوان لیس بانسان.

وجہ حصر ۲: قضیہ حملیہ میں حکم ثبوت الشئ للشئ کا ہوگا یا نفی الشئ عن الشئ کا، اگر ثبوت الشئ للشئ ہو تو پھر دیکھیں گے افراد کی کمیت کلاً بیان ہوگی یا بعضاً، اگر کلاً بیان ہو تو موجبہ کلیہ، جیسے: کلُ انسانٍ حیوانٌ. اگر بعضاً بیان ہو تو موجبہ جزئیہ، جیسے: بعض الطلاب مھمل. اور اگر نفی الشئ عن الشئ ہو تو پھر دیکھیں گے افراد کی کمیت کلاً بیان ہوگی یا بعضاً، اگر کلاً بیان ہو تو سالبہ کلیہ، جیسے: لاشئ من الانسان بحجرٍ. اگر بعضاً بیان ہو تو سالبہ جزئیہ، جیسے: بعض الحیوان لیس بانسان۔

محصوراتِ اربعہ کے سور

السور: اللفظ الذی یبین کمیۃ افراد الموضوع کلّا و بعضا یعنی وہ لفظ جو موضوع کے افراد کی کمیت کلاً یا بعضاً بیان کرے "سور" کہلاتا ہے۔

موجبہ کلیہ کا سور: کل اور لام استغراق کا ہے، اور ہر وہ لفظ جو عموم و شمول پر دلالت کرے خواہ کسی بھی لغت کا ہو.

موجبہ جزئیہ کا سور: بعض، واحد اور نکرہ تحت الاثبات ہے، اور ہر وہ لفظ جو بعضیت پر دلالت کرے خواہ کسی بھی لغت کا ہو۔

سالبہ کلیہ کا سور: لاشیٔ، لا واحد، اور نکرہ تحت النفی ہے، اور ہر وہ لفظ جو شمول النفی یا عموم السلب پر دلالت کرے خواہ کسی بھی لغت کا ہو۔

سالبہ جزئیہ کا سور: بعض لیس، لیس بعض، لیس کل، ہیں اور ہر وہ لفظ جو رفع ایجابِ کلی پر دلالت کرے خواہ کسی بھی لغت کا ہو۔

پھر قضیہ حملیہ کی حرفِ سلب کے جزء ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

1۔ محصلہ 2. معدولہ

پھر قضیہ معدولہ کی تین قسمیں ہیں:

1. معدولۃ الموضوع۔ 2. معدولۃ المحمول۔ 3. معدولۃ الطرفین۔

وجہ حصر: قضیہ حملیہ میں حرفِ سلب کو موضوع یا محمول یا دونوں کا جزء بنایا گیا ہوگا یا نہیں، اگر نہیں تو محصلہ، جیسے: الانسان حیوان. اور اگر بنایا گیا ہو تو معدولہ، پھر اگر فقط موضوع کا جزء ہو تو معدولۃ الموضوع، جیسے: اللاحی جماد. فقط محمول کا جزء ہو تو معدولۃ المحمول، جیسے: الجماد لاعالم. اور دونوں کا جزء ہو تو معدولۃ الطرفین، جیسے: اللاحی لاعالم.

سوالات

۱۔ قضیہ حملیہ کی باعتبار موضوع اور وجود موضوع کے کتنی قسمیں ہیں ؟

۲۔ اقسام ثلاثہ باعتبار وجود موضوع کے بمع وجہ حصر بیان کریں؟ 3۔ قضیہ حملیہ کی اقسام باعتبار نفس موضوع کے بمع مثالوں اور وجہ حصر کے بیان کریں؟ ۴۔ محصورات اربعہ کی وجہ حصر اور سور بیان کریں؟ 5۔ قضیہ محصلہ اور معدولہ کی تعریف کریں؟ 6۔ معدولہ کی کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟ 7۔ قضیہ کو معدولۃ الموضوع، معدولۃ المحمول یا معدولۃ الطرفین کب کہا جاتا ہے؟

﴿سبق نمبر:23﴾

موجہات کا بیان

تنبیہ: محمول کی جو نسبت موضوع کی طرف ہوتی ہے تو نفس الامر اور خارج میں اس نسبت کا جہات اربعہ (ضرورت، دوام، فعلیت، امکان) میں سے کسی جہت سے متصف ہونا ضروری ہے۔

پھر یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ایک ہوتا ہے مادہ قضیہ اور ایک ہوتا ہے جہت قضیہ

مادہ قضیہ: الکیفیۃ الواقعۃ فی نفس الامر۔ یعنی وہ کیفیت جو نفس الامر میں واقع ہے "مادہ قضیہ" کہلاتا ہے۔

جہت قضیہ: اللفظ الدال علی کیفیۃ القضیۃ۔ یعنی وہ لفظ جو قضیہ کی اس کیفیت پر دلالت کرے "جہت قضیہ" کہلاتا ہے۔

موضوع کی جانب میں تین چیزیں ہوتی ہیں:

1۔ ذات موضوع ۔2۔ وصف عنوانی موضوع ۔3۔ عقد وضعی

1۔ ذات موضوع: وہ شئ خارجی جس پر موضوع صادق آئے جیسے: کل انسان حیوان، اب

ذات موضوع زید، عمر، بکر وغیرہ ہیں اور موضوع یعنی انسان اس پر صادق آرہا ہے۔

2 **وصف عنوانی موضوع:** ذات موضوع جس لفظ سے متصف ہو یا ذات موضوع کو جس لفظ سے تعبیر کیا جائے، جیسے: انسان۔

3 **عقد وضعی:** ذات موضوع کا وصف عنوانی للموضوع کے ساتھ متصف ہونا جیسے: زید کا انسان سے متصف ہونا

محمول کی جانب میں تین چیزیں ہوتی ہیں:

1، ذات محمول۔ 2. ،وصف عنوانی محمول۔ 3۔ عقد حملی

1، **ذات محمول:** وہ شیٔ خارجی جس پر محمول صادق آئے، جیسے: کل انسان حیوان، اب ذات محمول بقر، غنم وغیرہ ہیں اور محمول یعنی حیوان اس پر صادق آرہا ہے

2۔ **وصف عنوانی محمول:** ذات محمول کو جس لفظ سے تعبیر کیا جائے جیسے: حیوان۔

3۔ **عقد حملی:** ذات محمول کا وصف عنوانی للمحمول سے متصف ہونا جیسے: بقر وغیرہ کا حیوان سے متصف ہونا۔

موجہہ کی تقسیم

قضیہ موجہہ کی دو قسمیں ہیں: 1. صادقہ 2. کاذبہ

وجہ حصر: جہتِ قضیہ، مادہ قضیہ کے مطابق ہوگی یا نہیں، اگر ہو تو موجہہ صادقہ ورنہ کاذبہ۔

قضیہ کی باعتبارِ جہت کے دو قسمیں ہیں: 1. موجہہ۔ 2۔ مطلقہ

وجہ حصر: قضیہ میں جہت مذکور ہوگی یا نہیں، اگر مذکور ہو تو موجہہ، ورنہ مطلقہ۔

موجہہ کی دو قسمیں ہیں: 1. بسیطہ 2. مرکبہ

وجہ حصر ا: قضیہ میں حکم ایجاب وسلب دونوں کا ہوگا یا فقط ایجاب یا فقط سلب کا، اگر

دونوں کا ہو تو مرکبہ، اگر فقط ایجاب یا فقط سلب کا ہو تو بسیطہ۔

وجہ حصر ۲: حقیقت قضیہ کِلا الامرین (ایجاب وسلب) ہوگا یا اِحدی الامرین، اگر کلا الامرین ہو تو مرکبہ، اگر اِحدی الامرین ہو تو بسیطہ۔

﴿سبق نمبر:24﴾

موجہات کی تعداد اور جہات کا مختصر تعارف

موجہات کل پندرہ ہیں جن میں آٹھ/ ۸ بسائط ہیں:

1.ضروریہ مطلقہ۔ 2.مشروطہ عامہ۔ 3.وقتیہ مطلقہ۔ 4.منتشرہ مطلقہ۔

5.دائمہ مطلقہ۔ 6.عرفیہ عامہ۔ 7.مطلقہ عامہ۔ 8.ممکنہ عامہ۔

اور سات/ ۷ مرکبات ہیں:

1.مشروطہ خاصہ۔ 2.عرفیہ خاصہ۔ 3.وقتیہ۔ 4 منتشرہ۔

5.وجودیہ لا ضروریہ۔ 6.وجودیہ لا دائمہ۔ 7.ممکنہ خاصہ۔

جہات کل چار ہیں: 1.ضرورت۔ 2.دوام۔ 3.فعلیت۔ 4.امکان

1.ضرورت: محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہو، جیسے: کل انسان حیوان بالضرورۃ، لاشی من الانسان بحجر بالضرورۃ.

2.دوام: محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے دائمی ہو، جیسے: کل فلک متحرک بالدوام، لاشی من الفلک بساکن بالدوام.

ضرورت اور دوام میں فرق: ضرورت میں شیٔ کا جدا ہونا محال وممتنع ہوتا ہے اور دوام میں جدا ہونا محال وممتنع تو نہیں ہوتا بلکہ ممکن ہوتا ہے لیکن جدا ہوتا بھی نہیں، تو دونوں میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ضرورت خاص، دوام عام ہے، تو جہاں ضرورت ہو وہاں دوام

ہوگا و لا عکس۔

3. فعلیت: محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے تین زمانوں میں سے کسی نہ کسی زمانہ میں ہو، جیسے: کل انسان ضاحک بالفعل، ولا شئی من الانسان بضاحک بالفعل.

4. امکان: کہ جس میں سلب ضرورت جانب مخالف سے ہو، جیسے: زید قائم بالامکان العام

تنبیہ: متقدمین کے ہاں جہات تین تھیں:

1. ضرورت۔ 2. امکان۔ 3. امتناع۔ متأخرین نے دو کا اضافہ کیا: 1. دوام۔ 2. فعلیت۔ تو کل پانچ ہوگئے۔ ضرورت، دوام، فعلیت، امکان، امتناع۔

لیکن چونکہ امتناع کا خارج میں کوئی وجود نہیں اسلئے عند المناطقہ یہ خارج عن البحث ہے۔

﴿سبق نمبر: 25﴾

آٹھ موجہات بسائط کا بیان

جہاتِ اربعہ میں سے جہتِ ضرورت کے تحت چار بسائط آتے ہیں:

1. ضروریہ مطلقہ۔ 2. مشروطہ عامہ۔ 3. وقتیہ مطلقہ۔ 4. منتشرہ مطلقہ۔

جہتِ دوام کے تحت دو بسیطے آتے ہیں: 1۔ دائمہ مطلقہ۔ 2۔ عرفیہ عامہ۔

جہتِ فعلیت کے تحت ایک قضیہ آتا ہے: مطلقہ عامہ۔

جہتِ امکان کے تحت بھی ایک قضیہ آتا ہے: ممکنہ عامہ۔ تو یہ کل آٹھ ہوگئے،

وجہ حصر: قضیہ میں جہت ضرورت کا بیان ہوگا یا جہت دوام کا یا فعلیت یا امکان کا، اگر جہت ضرورت کا بیان ہو تو پھر دیکھیں گے مقید بالقید ہوگا یا نہیں اگر نہ ہو تو ضروریہ مطلقہ، اگر ہو تو پھر دیکھیں گے مقید بالوصف العنوانی ہوگا یا مقید بالوقت، اگر مقید بالوصف العنوانی

ہوتو مشروطہ عامہ، اگر مقید بالوقت ہوتو پھر دیکھیں گے وقت معین کے ساتھ ہوگا یا غیر معین کے ساتھ، اگر وقت معین کے ساتھ ہوتو وقتیہ مطلقہ، اگر وقت غیر معین کے ساتھ ہوتو منتشرہ مطلقہ، اگر جہت دوام کا بیان ہوتو پھر دیکھیں گے مقید بالوصف العنوانی ہوگا یا نہیں اگر نہ ہوتو دائمہ مطلقہ، اگر ہوتو عرفیہ عامہ، اگر جہت فعلیت کا بیان ہوتو مطلقہ عامہ، اگر جہت امکان کا بیان ہوتو ممکنہ عامہ۔

چنانچہ جہتِ ضرورت کے تحت چار بسائط کی تفصیل یہ ہے:

1. **ضروریہ مطلقہ:** محمول کا ثبوت موضوع کیلئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہو جب تک ذاتِ موضوع موجود ہو، جیسے: کل انسان حیوان بالضرورۃ، لا شیء من الانسان بحجر بالضرورۃ.

2. **مشروطہ عامہ:** محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہو جب تک ذاتِ موضوع متصف ہو وصف عنوانی موضوع کے ساتھ، جیسے: کل کاتب متحرک الاصابع بالضرورۃ مادام کاتباً، لاشی من الکاتب بساکن الاصابع بالضرورۃ مادام کاتباً.

3. **وقتیہ مطلقہ:** محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہو وقتِ معین میں، جیسے: کل قمرٍ منخسف بالضرورۃ وقت حیلولۃ الارض بینہ وبین الشمس، لاشی من القمر بمنخسف بالضرورۃ وقت التربیع.

4. **منتشرہ مطلقہ:** محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہو وقتِ غیر معین میں، جیسے: کل حیوان متنفس بالضرورۃ وقتاً ما، لا شیء من الحیوان بمتنفس بالضرورۃ وقتاً ما.

﴿سبق نمبر: 26﴾

جہتِ دوام کے تحت دو قضیے بسیطے آتے ہیں:

1. دائمہ مطلقہ: محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے دائمی ہو، جب تک ذاتِ موضوع موجود ہو، جیسے: کل فلك متحرك بالدوام، لاشیء من الفلك بساکن بالدوام.

2. عرفیہ عامہ: محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے دائمی ہو، جب تک ذاتِ موضوع متصف ہو وصف عنوانی موضوع کے ساتھ، جیسے: کل کاتب متحرك الاصابع بالدوام مادام کاتباً، لاشیء من الکاتب بساکن الاصابع بالدوام مادام کاتباً.

جہتِ فعلیت کے تحت ایک قضیہ بسیطہ آتا ہے: مطلقہ عامہ

مطلقہ عامہ: محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے بالفعل ہو یعنی تین زمانوں میں سے ایک زمانہ میں ہو، جیسے: کل انسان ضاحك بالفعل، لا شیء من الانسان بضاحك بالفعل.

جہتِ امکان کے تحت بھی ایک قضیہ آتا ہے: ممکنہ عامہ

ممکنہ عامہ: جس میں سلب ضرورت جانبِ مخالف سے ہو، جیسے: زید قائم بالامکان العام، یہاں قیام کا ثبوت زید کے لئے ممکن ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جانبِ مخالف یعنی عدمِ قیام ضروری نہیں کیونکہ اگر عدمِ قیام ضروری ہوتا تو پھر قیام کا ثبوت ممکن نہ ہوتا۔ (یہاں تک موجہات بسائط کا بیان تھا)

﴿سبق نمبر: 27﴾

مرکبات کا بیان

تمہید! چند باتیں ذہن نشین کرلیں:

پہلی بات: قضیہ مرکبہ ہمیشہ دو قضیوں بسیطوں سے مل کر بنتا ہے، یعنی ایک بسیطہ کو دوسرے بسیطہ سے ملائیں تو قضیہ مرکبہ بن جائے گا، البتہ ایک بسیطہ صراحۃً موجود ہوگا اور دوسرے کی طرف لادوام ذاتی یا لاضرورۃ ذاتی یا امکانِ خاص کے ساتھ اشارہ ہوگا ان دو قضیوں میں پہلا اگر موجبہ ہے تو دوسرا سالبہ ہوگا اور پہلا اگر سالبہ ہے تو دوسرا موجبہ ہوگا۔

دوسری بات: لادوام ذاتی سے مطلقہ عامہ کی طرف اور لاضرورۃ ذاتی اور امکانِ خاص سے ممکنہ عامہ کی طرف اشارہ ہوگا۔

تیسری بات: ویسے عقلی احتمالات تو 64 بنتے ہیں، کیونکہ جب آٹھ قضیوں میں سے ہر ایک قضیے کے ساتھ آٹھ بسیطوں کو ملایا جائے تو 64 عقلی احتمالات بنتے ہیں، لیکن مناطقہ تمام بسائط کو آپس میں نہیں ملاتے، بلکہ صرف دو بسیطوں مطلقہ عامہ) جنکی طرف لادائماً سے اشارہ ہوتا ہے (اور ممکنہ عامہ) جنکی طرف لاضرورۃ سے اشارہ ہوتا ہے (کو دیگر بسیطوں کے ساتھ ملاتے ہیں، پھر ان دونوں کو بھی تمام بسیطوں کے ساتھ نہیں ملاتے بلکہ پہلی جہت ''لادوام ذاتی'' کو پانچ قضیوں) مشروطہ عامہ، عرفیہ عامہ، وقتیہ مطلقہ، منتشرہ مطلقہ، مطلقہ عامہ (سے ملاتے ہیں تو ان سے پانچ قضایا مرکبہ) مشروطہ خاصہ، عرفیہ خاصہ، وقتیہ، منتشرہ، وجودیہ لادائمۃ (بن جائیں گے ، اور دوسری جہت یعنی ''لاضرورۃ ذاتی'' کو صرف دو قضیوں سے ملاتے ہیں، تو اس سے دو قضیے مرکبہ تیار ہوتے ہیں، لاضرورۃ ذاتی کو ممکنہ عامہ کے ساتھ ملائیں تو ممکنہ خاصہ اور لاضرورۃ ذاتی کو مطلقہ عامہ کے ساتھ ملائیں تو وجودیہ لاضروریہ بن جاتا ہے۔ (اس طرح یہ کل سات مرکبات ہوگئے)

﴿سبق نمبر:28﴾

موجہات مرکبہ کی تعریفات

1. **مشروطہ خاصہ:** بعینہ وہی مشروطہ عامہ ہے جو صرف مقید ہے لادوام ذاتی کے ساتھ، یہ مشروطہ عامہ اور مطلقہ عامہ سے مرکب ہوگا جیسے: کل کاتب متحرک الاصابع بالضرورۃ مادام کاتبا لادائما ای: لاشی من الکاتب بمتحرک الاصابع بالفعل۔

2. **عرفیہ خاصہ:** بعینہ وہی عرفیہ عامہ ہے جو صرف مقید ہے لادوام ذاتی کے ساتھ، یہ عرفیہ عامہ اور مطلقہ عامہ سے مرکب ہوگا۔ جیسے: کل کاتب متحرک الاصابع بالدوام مادام کاتبا لادائما ای: لاشی من الکاتب بمتحرک الاصابع بالفعل۔

3. **وقتیہ:** بعینہ وہی وقتیہ مطلقہ ہے جو صرف مقید ہے لادوام ذاتی کے ساتھ، یہ وقتیہ مطلقہ اور مطلقہ عامہ سے مرکب ہوگا، جیسے: کل قمر منخسف بالضرورۃ وقت حیلولۃ الارض بینہ وبین الشمس لادائما ای: لاشی من القمر بمنخسف بالفعل۔

4. **منتشرہ:** بعینہ وہی منتشرہ مطلقہ ہے جو صرف مقید ہے لادوام ذاتی کے ساتھ، یہ منتشرہ مطلقہ اور مطلقہ عامہ سے مرکب ہوگا، جیسے: کل انسان متنفس بالضرورۃ وقتا ما لادائما ای: لاشی من الانسان بمتنفس بالفعل۔

5. **وجودیہ لادائمہ:** بعینہ وہی مطلقہ عامہ ہے جو صرف مقید ہے لادوام ذاتی کے ساتھ، یہ دو مطلقہ عامہ سے مرکب ہوگا، جیسے: کل انسان ضاحک بالفعل لادائما ای: لاشی من الانسان بضاحک بالفعل.

6. **ممکنہ خاصہ:** بعینہ وہی ممکنہ عامہ ہے جو صرف مقید ہے لاضرورۃ ذاتی من الجانب الموافق کے ساتھ یعنی اس میں سلب ضرورۃ جانبین سے ہے، یہ دو ممکنہ عامہ سے مرکب ہوگا،

جیسے :کل انسان کاتب بالامکان الخاص ای: لاشیء من الانسان بکاتب بالامکان الخاص.

7. وجودیہ لاضروریہ: بعینہ وہی مطلقہ عامہ ہے جو صرف مقید ہے لاضرورۃ ذاتی کے ساتھ، یہ مطلقہ عامہ اور ممکنہ عامہ سے مرکب ہوگا، جیسے :کل انسان ضاحک بالفعل لا بالضرورۃ ای :لاشی من الانسان بضاحک بالامکان العام.

سوالات

۱۔ قضیہ موجہہ کی تعریف اور موجہات اور جہات کی تعداد بمع ان کے ناموں کے بتائیں؟
۲۔ بسیطہ اور مرکبہ کی وجہ حصر کریں؟ 3۔ جہتِ قضیہ، مادہ قضیہ کی تعریف کریں؟
4۔ جہت ضرورت اور جہت دوام میں کیا نسبت ہے؟ 5۔ جہات اربعہ میں سے ہر ایک کے
تحت کتنے قضیے آتے ہیں، نیز موجہات بسائط کی وجہ حصر بیان کریں؟ 6۔ موجہ مرکبہ قضیہ
کیسے بنتا ہے؟ 7۔ لادوام ذاتی اور لاضرورۃ ذاتی کا کیا مطلب ہے اور ان کے ذریعے
کون سے قضیے بنائے جاتے ہیں؟ 8۔ درجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات بیان کریں: ذات
موضوع، وصف عنوانی موضوع، عقد وضعی، ذات محمول، وصف عنوانی محمول، عقد حملی۔

﴿سبق نمبر:29﴾

شرطیات کا بیان

الشرطیۃ: ماینحل الی القضیتین. قضیہ شرطیہ وہ ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے، ان میں سے پہلے جزء کو مقدم اور دوسرے کو تالی کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں: 1. متصلہ ۔ 2. منفصلہ ۔

وجہ حصر : ایک قضیہ کے ثبوت یا نفی کا حکم دوسرے قضیہ کی تقدیر پر ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو

متصلہ، نہ ہو تو منفصلہ۔

متصلہ کی مثال جیسے: ان کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود.

منفصلہ کی مثال جیسے: ھذا العدد اما زوج واما فرد.

شرطیہ متصلہ: المتصلۃ: ما حکم فیہا بالاتصال بین الامرین او بعدمہ بینہما.

یعنی ایک قضیہ کے ثبوت یا نفی کا حکم دوسرے کی تقدیر پر ہو تو یہ شرطیہ متصلہ ہے۔

شرطیہ متصلہ کی باعتبارِ ذات کے دو قسمیں ہیں: 1. موجبہ 2. سالبہ۔

وجہ حصر: ایک قضیے کے ثبوت کا حکم دوسرے کی تقدیر پر ہوگا یا نفی ثبوت کا، اگر ثبوت کا ہو تو موجبہ، جیسے: ان کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود، اور اگر نفی ثبوت کا ہو تو سالبہ، جیسے: لیس البتۃ کلما کانت الشمس طالعۃ کانتِ الیل موجودۃٌ.

شرطیہ متصلہ کی باعتبارِ علاقہ کے دو قسمیں ہیں: 1. لزومیہ۔ 2. اتفاقیہ۔

وجہ حصر: مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کسی علاقہ کی بنیاد پر ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو لزومیہ، جیسے: ان کان النہار موجوداً فالعالم مضیٔ ورنہ اتفاقیہ، جیسے: ان کان الانسان ناطقاً فالحمار ناہق.

سوالات

۱۔ قضیہ شرطیہ کی تعریف اور اقسام مع وجہ حصر بیان کریں نیز شرطیہ متصلہ کی عربی، اردو تعریف کریں؟ ۲۔ قضیہ شرطیہ متصلہ کی باعتبار علاقہ کے کتنی قسمیں ہیں مع وجہ حصر بیان کریں؟

3۔ درج ذیل مصطلحات کی تعریف بیان کریں مقدم، تالی، علاقہ، متصلہ موجبہ، متصلہ سالبہ۔

﴿سبق نمبر: 30﴾

علاقہ کا بیان

تعریف: ھی امر بسببہ یستصحب المقدم التالی۔

یعنی علاقہ اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے سبب سے مقدم تالی کا ساتھی بن جاتا ہے۔

علاقہ کی ابتداءً دو قسمیں ہیں: 1. تضایف۔ 2. علیت۔

علاقہ تضایف: کہ شئ اول کا تعقل موقوف ہو شئ ثانی پر، جیسے: بیٹے کا سمجھنا باپ پر اور باپ کا سمجھنا بیٹے پر موقوف ہے۔

علاقہ علیت: کہ ایک چیز دوسری کی علت ہو، جیسے: طلوع شمس علت ہے وجود نہار کی۔

وجہ حصر: توقف الشئ علی الشئ فہماً ہوگا یا علۃً، اگر فہماً ہو تو علاقہ تضایف، اگر علۃً ہو تو علاقہ علیت۔..... پھر علاقہ علیت کی تین صورتیں ہیں:

وجہ حصر: مقدم علت ہوگا تالی کے لئے یا تالی علت ہوگا مقدم کے لئے یا دونوں معلول ہوں گے شئ آخر کے لئے، اگر مقدم علت ہو تالی کے لئے تو پہلی صورت، جیسے: ان کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود۔ اگر تالی علت ہو مقدم کے لئے تو دوسری صورت، جیسے: ان کان النہار موجودا فالشمس طالعۃ۔ اگر دونوں معلول ہوں شئ آخر کے لئے تو تیسری صورت، جیسے: کلما کان النہار موجودا فالعالم مضئ۔

﴿سبق نمبر 31﴾

شرطیہ منفصلہ

المنفصلۃ: ما حکم فیہا بالمنافاۃ او سلب المنافاۃ۔

یعنی ایک قضیہ کے ثبوت یا نفی ثبوت کا حکم اگر دوسرے کی تقدیر پر نہ ہو تو یہ شرطیہ منفصلہ ہے۔

قضیہ منفصلہ کی باعتبارِ انفصال کے تین قسمیں ہیں:

1.حقیقیہ ۔ 2.مانعۃ الجمع ۔ 3.مانعۃ الخلو ۔

تمہیداً یہ سمجھیں کہ ''صدق'' کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کا اجتماع صحیح نہیں اور ''کذب'' کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کا ارتفاع صحیح نہیں۔

وجہ حصر: مقدم اور تالی کے درمیان انفصال صدقاً وکذباً دونوں ہوگا یا فقط صدقاً ہوگا یا فقط کذباً، اگر صدقاً وکذباً دونوں ہو تو حقیقیہ، جیسے: ھذا العدد اما زوج واما فرد. اگر فقط صدقاً ہو تو مانعۃ الجمع، جیسے: ھذا الشیء اما شجر او حجر. اگر فقط کذباً ہو تو مانعۃ الخلو، جیسے زید اما فی البحر او لا یغرق۔

شرطیہ منفصلہ کی ان تین قسموں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں: 1. عنادیہ ۔ 2. اتفاقیہ ۔

وجہ حصر: مقدم اور تالی کے درمیان منافات ذاتاً ہوگی یا اتفاقاً، اگر ذاتاً ہو تو عنادیہ، جیسے: العدد اما زوج او فرد۔ اور اگر اتفاقاً ہو تو اتفاقیہ، جیسے: اما ان یکون ھذا اسود او کاتباً۔

منفصلہ کی باعتبارِ ذات کے دو قسمیں ہیں: 1. موجبہ۔ 2. سالبہ۔

وجہ حصر: دو نسبتوں کے درمیان تنافی کا حکم ہوگا یا لا تنافی کا، اگر تنافی کا ہو تو منفصلہ موجبہ، اگر لا تنافی کا ہو تو منفصلہ سالبہ۔

سوالات

۱۔ علاقہ کی عربی، اردو تعریف کریں؟ ۲۔ علاقہ تضایف وعلیت کی تعریف بمع وجہ حصر کریں؟

۳۔ منفصلہ کی تعریف عربی، اردو میں کریں؟

۴۔ شرطیہ منفصلہ کی باعتبار انفصال کے کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟

۵۔ قضیہ شرطیہ منفصلہ کی باعتبار ذات کے کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟

۶۔ قضیہ اتفاقیہ عنادیہ کس کی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف بمع وجہ حصر کریں؟

﴿سبق نمبر: 32﴾

تناقض کا بیان

تناقض لغت میں "التخالف بین الامرین" کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں: اختلاف القضیتین بحیث یلزم لذاتہ من صدق کل کذب الاخری او بالعکس۔ یعنی دو قضیوں کا ایجاب وسلب میں اس طور پر مختلف ہونا کہ ہر ایک کے صدق سے دوسرے کا کذب یا ہر ایک کے کذب سے دوسرے کا صدق لذاتہ لازم آنا "تناقض" کہلاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک قضیہ کو نقیض اور دونوں کو نقیضین کہتے ہیں۔

تناقض کی شرائط

تناقض ہر قسم کے قضایا میں پایا جاتا ہے، پھر قضایا محصورہ میں تناقض کے تحقق کے لئے چند شرائط ہیں: 1۔ بعض کہتے ہیں اس میں آٹھ شرائط کا ہونا ضروری ہے، جن کو "وحدات ثمانیہ" کہا جاتا ہے، جو اس شعر میں مذکور ہیں:

در تناقض ہشت وحدت شرط داں   وحدت موضوع ومحمول ومکاں
وحدت شرط واضافت جز وکل   قوت وفعل است در آخر زماں

2۔ بعض کہتے ہیں کہ صرف تین چیزوں میں وحدت شرط ہے: موضوع، محمول، مکان، باقی اس کے اندر آجاتے ہیں۔

3۔ بعض کہتے ہیں کہ دو میں وحدت شرط ہے: موضوع، محمول، باقی اس کے اندر آجاتے ہیں۔

---

(16) اتحاد فی الجنس سے مراد کہ دونوں متصلہ یا دونوں منفصلہ ہوں، اتحاد فی النوع سے مراد کہ دونوں لزومیہ یا دونوں اتفاقیہ ہوں، اسی طرح دونوں حقیقیہ یا مانعۃ الجمع یا مانعۃ الخلو ہوں، اختلاف فی الکیف سے مراد اختلاف فی الایجاب والسلب ہے۔

4۔ بعض کہتے ہیں کہ صرف نسبتِ حکمیہ میں وحدت ضروری ہے، باقی تمام اس کے اندر آجاتے ہیں، لیکن وحداتِ ثمانیہ والا قول راجح ہے۔

اور قضایا شرطیہ میں تناقض کے تحقق کے لئے ان آٹھ شرائط کے ساتھ ساتھ اتحاد فی الجنس اور اتحاد فی النوع اور اختلاف فی الکیف بھی شرط ہے۔ اور قضایا موجہہ میں ان شرائط کے ساتھ ساتھ اختلاف فی الجہت بھی شرط ہے۔ (16)

﴿سبق نمبر:33﴾

عکس کا بیان

نوٹ: صدق سے مراد قضیہ کا سچا، جھوٹا ہونا اور کیف سے مراد موجبہ یا سالبہ ہونا ہے۔

عکس لغت میں اُلٹے پھرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح منطق میں عکس کی دو قسمیں ہیں:

1. عکس مستوی۔ 2. عکس نقیض۔

عکس مستوی کی تعریف: تبدیل طرفی القضیۃ مع بقاء الصدق والکیف.

ویا کہ: جعل الجزء الاوّل من القضیۃ ثانیا والجزء الثانی اوّلاً مع بقاء الصدق والکیف.

یعنی قضیہ کے جزء اول (موضوع / مقدم) کو جزء ثانی (محمول / تالی) کی جگہ اور جزء ثانی کو جزء اول کی جگہ رکھنا، لیکن اس طرح کہ اگر اصل قضیہ سچا ہو تو اس تبدیلی کے بعد بھی وہ سچا رہے اور اصل قضیہ اگر موجبہ یا سالبہ ہو تو عکس کے بعد بھی وہ موجبہ یا سالبہ ہی رہے۔ عکس مستوی کو عکس بسیط اور عکس مستقیم بھی کہتے ہیں.

محصوراتِ اربعہ کی عکوس ملاحظہ ہوں:

موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آئے گا، جیسے: کل انسانٍ حیوان کا عکس بعض حیوان انسان ہے۔

سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہی آئے گا، جیسے: لاشی من الانسان بحجر کا عکس لاشیٔ من الحجر بانسان ہے۔

موجبہ جزئیہ کا عکس بھی موجبہ جزئیہ ہی آئے گا، جیسے: بعض الحیوان انسان کا عکس بعض الانسان حیوان ہے۔

سالبہ جزئیہ کا عکس نہیں آتا۔

عکس مستوی کے اثبات کے دلائل اور ان کا اجراء

عکس مستوی کو تین دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے:

1. دلیل خلفی۔ 2. دلیل عکس۔ 3. دلیل افتراض۔

الدلیل الخلفی: ھو ضم نقیض العکس مع الاصل لینتج محالاً۔
یعنی ضم کرنا نقیض عکس کو ساتھ اصل کے جو نتیجہ دے محال۔

الدلیل العکسی: ھو ان یعکس نقیض العکس لیخالف الاصل.
یعنی عکس کرنا نقیض عکس کا جو اصل کے مخالف ہو۔

الدلیل الافتراضی: ھو فرض ذات الموضوع شیئاً معیناً وحمل وصف الموضوع والمحمول علیہا لیحصل مفہوم العکس.
یعنی فرض کرنا ذاتِ موضوع کو شیٔ معین، پھر اس کے لئے وصفِ عنوانی موضوع اور وصفِ عنوانی محمول کو ثابت کرنا تاکہ مفہوم عکس حاصل ہو جائے۔

دلیل خلفی کا اجراء

ہمارا دعوی ہے کہ موجبہ کلیہ "کل انسان حیوان" کا عکس، موجبہ جزئیہ "بعض الحیوان انسان" آتا ہے، یہ مان لو، اگر نہیں مانتے ہو تو اس کی نقیض "لاشیٔ من الحیوان بانسان" کو

ماننا پڑے گا۔ اگر یہ بھی نہیں مانتے ہو تو ارتفاعِ نقیضین لازم آئے گا جو کہ محال ہے تو نقیض ماننی پڑے گی اب ہم اس عکس کی نقیض کو اصل کے ساتھ ضم کریں گے اس طرح کہ اصل موجبہ کلیہ "کل انسان حیوان" کو صغریٰ بنائیں گے اور نقیض عکس "لاشیئ من الحیوان بانسان" کو کبریٰ بنائیں گے تو حدِ اوسط (حیوان حیوان) کو گرانے کے بعد نتیجہ "لاشیئ من الانسان بانسانٍ" آئے گا جو سلب الشيَ عن نفسہٖ ہونے کی وجہ سے بدیھی البطلان ہے حالانکہ یہ شکل اول ہے جو کہ بدیھی الانتاج ہے مگر نتیجہ ٹھیک نہیں آیا تو یہ خرابی کہاں سے لازم آئی تو یہاں تین چیزیں ہیں: اصل، ضم، نقیض، اب اصل تو صحیح ہے کیونکہ مفروض الصدق بین الطرفین ہے، ضم بھی صحیح ہے کیونکہ شکل اول بنائی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ خرابی نقیض سے ہوئی تو ہمارا دعویٰ درست ہوا اور نقیض ماننا غلط ہے۔

دلیل عکس کا اجراء

ہمارا دعویٰ ہے کہ موجبہ کلیہ "کل انسان حیوان" کا عکس موجبہ جزئیہ "بعض الحیوان انسان" آتا ہے یہ مان لو اگر نہیں مانتے ہو تو عکس کی نقیض "لاشیئ من الحیوان بانسان" کو ماننا پڑے گا اور اگر نقیض بھی نہیں مانتے ہو تو ارتفاعِ نقیضین لازم آئے گا جو کہ محال ہے تو نقیض ماننی پڑے گی اب اس نقیض کا عکس نکالیں گے تو "لاشیئ من الانسان بحیوان" آئے گا اب دیکھیں یہ عکس نقیض، اصل کے خلاف ہوا کیونکہ اصل "کل انسان حیوان" ہے اب یہاں تین چیزیں ہیں: اصل، عکس، نقیض، اصل اور عکس تو ٹھیک ہے خرابی نقیض میں ہے لہٰذا ہمارا دعویٰ صحیح ہوا۔

دلیل افتراضی کا اجراء

ہمارا دعوی موجبہ کلیہ "کل انسان حیوانٌ" کا عکس موجبہ جزئیہ "بعض الحیوان انسانٌ" مانو اب ذات موضوع انسان کو ایک شئی معین (مثلا زید) فرض کیا اور وصف موضوع اور محمول دونوں کو اس پر حمل کیا جیسے "زید انسان: زید حیوان: اب اس سے مفہوم عکس کا پتہ چلا اس طرح کہ موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے اب اگر موجبہ جزئیہ کو نہ مانے تو اس کی نقیض (سالبہ کلیہ) کو ماننا پڑے گا اور اگر نقیض بھی نہ مانے تو ارتفاع نقیضین لازم آئیگا جو کہ باطل ہے۔ اب اگر نقیض کو مان لیا جیسے کہیں "کل انسان حیوان، لا شیٔ من الحیوان بانسان، (تو مطلب یہ ہوگا کہ حیوان کے کسی فرد پر انسان کا کوئی فرد صادق نہیں) تو یہ جھوٹ اور باطل ہے حالانکہ ہم ابھی ثابت کر چکے ہیں کہ زید انسان اور حیوان دونوں پر صادق آرہا ہے۔ اب خرابی کہاں سے آئی تو تین چیزیں ہیں: اصل، عکس، نقیض، اب اصل تو صحیح ہے "کل انسان حیوان" اور عکس بھی صحیح ہے کیونکہ عکس اصل کو لازم ہوتا ہے جب اصل صحیح ہے تو عکس بھی صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ نقیض کی وجہ سے خرابی لازم آئی اور جب نقیض صحیح نہیں تو عکس صحیح ہے تو ہماری بات صحیح ثابت ہوئی۔

عکسِ نقیض کا بیان

عکس نقیض کی تعریف عند المتقدمین: تبدیل نقیضی الطرفین مع بقاء الصدق والکیف.

عکس نقیض کی تعریف عند المتاخرین: جعل نقیض الثانی اولا وعین الاول ثانیاً مع بقاء الصدق والمخالفۃ فی الکیف

یعنی صدق وکیف کو باقی رکھتے ہوئے طرفین کی نقیضوں کو تبدیل کرنا کہ جزء اول کی نقیض کو جزء ثانی کی جگہ اور جزء ثانی کی نقیض کو جزء اول کی جگہ رکھنا، یہ متقدمین کے نزدیک ہے۔ اور

متاخرین کے نزدیک، یہ ہے کہ جزء ثانی کی نقیض جزء اول کی جگہ اور بعینہ جزء اول کو جزء ثانی کی جگہ رکھنا اس طور پر کہ صدق باقی رہے اور کیف بدل جائے۔

اب متقدمین کے نزدیک محصوراتِ اربعہ کے عکوس ملاحظہ ہوں:

موجبہ کلیہ کا عکس نقیض موجبہ کلیہ آئے گا، جیسے: کل انسان حیوان کا عکس کل لاحیوان لا انسان ہے۔

سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آئے گا، جیسے: لاشی من الانسان بلاحیوان کا عکس نقیض بعض الحیوان لاانسان ہے۔

موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض نہیں آتا۔

سالبہ جزئیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آئے گا، جیسے: بعض الحیوان لیس بانسان کا عکس نقیض بعض الانسان لیس بلاحیوان ہے۔

سوالات

۱۔ تناقض کی لغوی اور اصطلاحی تعریف عربی اور اردو میں کریں؟ ۲۔ وحدات ثمانیہ کسے کہتے ہیں بصورت شعر بیان کریں؟ ۳۔ قضایا محصورہ میں تناقض کے تحقق کے لئے کتنی شرطیں ہیں باختلاف اقوال ذکر کریں؟ 4۔ قضایا شرطیہ، قضایا موجہہ میں تناقض کے تحقق کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟ ۵۔ عکس مستوی کی عربی اور اردو تعریف کریں نیز قسمیں بیان کریں؟

۶۔ عکس مستوی کے اثبات کے دلائل کتنے ہیں ہر ایک کی تعریف عربی اور اردو میں کریں؟ 7۔ محصورات اربعہ کا عکس بیان کریں؟ ۸۔ عکس نقیض کی تعریف میں متقدمین اور متاخرین کا کیا اختلاف ہے؟ دونوں تعریفیں عربی میں بیان کریں؟

---

(17) حجت کی وجہ تسمیہ: چونکہ اس کے ذریعے انسان اپنے مدمقابل پر غالب آتا ہے اس لیے اس کو حجت کہتے ہیں۔

9۔ محصورات اربعہ کا عکس نقیض بیان کریں؟

﴿سبق نمبر: 34﴾

حجت کا بیان

حجت لغت میں غلبہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں الدلیل الدال علی المدلول. یعنی جن تصدیقات معلومہ سے تصدیقات مجہولہ کو حاصل کیا جاتا ہے ان کو ”حجت“ کہتے ہیں۔ (17)

وجہ تسمیہ: چونکہ اس کے ذریعے انسان اپنے مدمقابل پر غالب آتا ہے اس لئے اس کو حجت کہتے ہیں۔

حجۃ کی تین قسمیں ہیں: 1. قیاس۔ 2. استقراء ۔ 3. تمثیل۔

وجہ حصر: دیکھیں گے کہ استدلال کلی سے جزئی پر ہوگا یا جزئی سے کلی پر یا جزئی سے جزئی پر، اگر کلی سے جزئی پر ہو تو قیاس، اگر جزئی سے کلی پر ہو تو استقراء اور اگر جزئی سے جزئی پر ہو تو تمثیل.

قیاس کا بیان

قیاس لغت میں ”التقدیر“ اندازہ کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں: قول مؤلف من قضایا یلزم عنھا لذاتھا قول أخر بعد تسلیم تلک القضایا۔ یعنی قیاس ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو ایسے دو یا زیادہ قضیوں سے مرکب بنے کہ ان کے مان لینے سے تیسرا قضیہ بھی ماننا پڑے، اور یہ تیسرا قضیہ مسلمہ 'نتیجہ قیاس' کہلاتا ہے، جیسے: العالم متغیر و کل متغیر حادث، ان دونوں کو ماننے کے بعد تیسرا قضیہ العالم حادث ماننا ضروری ہے۔

قیاس المساوات: وھو ما یترکب من قضیتین متعلق محمول احدھما یکون موضوعاً لأُخری: یعنی جو دو قضیوں سے مرکب ہو جس میں پہلے کے محمول کا متعلق دوسرے قضیے کا موضوع ہو اور اس میں نتیجہ لذاتہ لازم نہ آئے بلکہ مقدمہ خارجیہ کی وجہ سے آئے جیسے:

آ مساوی لب. وب مساوی لج. نتیجہ ہوگا آ مساوی لج. اب یہ نتیجہ لذاتہ لازم نہیں ہوا بلکہ مقدمہ خارجی کی وجہ سے ہوا اور وہ مقدمہ یہ ہے ”مساوی کا مساوی مساوی ہوتا ہے“

قیاس کی دو قسمیں ہیں:

1. قیاس استثنائی۔ 2. قیاس اقترانی۔

وجہ حصر: نتیجہ یا نقیض نتیجہ بعینہ قیاس میں مذکور ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو قیاس استثنائی، ورنہ اقترانی

سوالات

۱۔ حجت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ذکر کریں؟ ۲۔ حجت کی اقسام مع وجہ حصر بیان کریں؟ ۳۔ قیاس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف اور اقسام بیان کریں؟ ۴۔ قیاس مساوات کسے کہتے ہیں؟

﴿سبق نمبر:35﴾

قیاسِ اقترانی کا بیان اور اس کی چھ صورتیں

القیاس الاقترانی: ھو الذی لاتکون النتیجة ولانقیضھا مذکوراً فیه بالفعل بھیئة خاصیة ولایکون فیہ حرف الاستثناء.

یعنی اگر بعینہ نتیجہ یا نقیض نتیجہ قیاس میں مذکور نہ ہو اور نہ ہی اس میں حرف استثناء ہو تو یہ قیاس اقترانی ہے۔

قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں: 1. اقترانی حملی۔ 2. اقترانی شرطی۔

الحملی: وھو مایترکب من القضایا الحملیہ.

الشرطی: وھو مایترکب من القضایا الشرطیة فقط او من الحملیة والشرطیة.

وجہ حصر : قیاس اقترانی میں دونوں قضیے حملیہ ہوں گے یا نہیں اگر ہوں تو قیاس اقترانی حملی اور اگر نہ ہوں تو پھر دو صورتیں ہیں یا تو دونوں قضیے شرطیہ ہوں گے یا ایک شرطیہ ہوگا اور ایک حملیہ دونوں صورتوں میں اقترانی شرطی ہے۔

قیاس اقترانی کی چھ صورتیں

اس مذکورہ تقسیم کے اعتبار سے قیاس اقترانی کی چھ صورتیں بنتی ہیں:

1. حملیتین سے مرکب ہو۔ 2. متصلتین سے مرکب ہو۔ 3. منفصلتین سے مرکب ہو۔ 4. حملیہ اور متصلہ سے مرکب ہو۔ 5. حملیہ اور منفصلہ سے مرکب ہو۔ 6. متصلہ اور منفصلہ سے مرکب ہو۔

اقترانی حملی کی وضاحت ومبادی قیاس

قیاس اقترانی حملی کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل چند اصطلاحات کو سمجھنا ضروری ہے:

قیاس اقترانی حملی میں نتیجہ کے موضوع کو اصغر اور محمول کو اکبر اور ہر ایک قضیہ کو مقدمہ کہتے ہیں۔

پھر اصغر جس مقدمہ میں ہو اس مقدمہ کو صغری اور اکبر جس میں ہو اس مقدمہ کو کبری اور جو لفظ یا جزء دونوں مقدموں میں موجود ہو اس کو حد اوسط کہتے ہیں۔ پھر صغری کو کبری کیساتھ ملانے کو ضرب، اور حد اوسط دونوں مقدموں سے حذف کرنے کے بعد جو قضیہ بچے اس کو نتیجہ، اور حد اوسط کو اصغر کے پاس رکھنے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو شکل کہتے ہیں۔

ذیل میں نقشہ ہر ایک چیز کو واضح کر رہا ہے۔ غور سے دیکھیں!

قیاس

مقدمہ اولیٰ	مقدمہ ثانیہ
صغریٰ	کبریٰ
اصغر حداوسط	حداوسط اکبر
ہرانسان جاندار ہے۔	ہر جاندار جسم ہے۔
نتیجہ	
ہرانسان جسم ہے۔	

اشکال اربعہ کا بیان

شکلیں کل چار ہیں، جن کو اشکالِ اربعہ کہتے ہیں۔

وجہ حصر: حداوسط دونوں میں موضوع ہوگی یا دونوں میں محمول، یا صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول یا اس کا عکس، اگر دونوں میں موضوع ہو تو شکل ثالث، جیسے: کل انسان حیوان، بعض الانسان کاتب، نتیجہ نکلے گا بعض الحیوان کاتب۔ اگر دونوں میں محمول ہوں تو شکل ثانی، جیسے: کل انسان حیوان، لاشیء من الحجر بحیوان، نتیجہ نکلے گا لاشی من الانسان بحجر اگر صغریٰ میں موضوع کبریٰ میں محمول ہو تو شکل رابع، جیسے: الانسان حیوان، وبعض الکاتب انسان نتیجہ نکلے گا بعض الحیوان کاتب۔ اگر اس کا عکس ہو تو شکل اول، جیسے: العالم متغیر، وکل متغیر حادث، نتیجہ نکلے گا فالعالم حادث۔

﴿سبق نمبر: 36﴾

اشکال اربعہ کی شروط وضروب

یوں سمجھیں کہ ہر شکل میں بطور احتمال کے 16 / سولہ ضربیں ہیں جو صغریٰ اور کبریٰ کے ملنے سے حاصل ہوتی ہیں، جس کی صورت یہ ہے کہ صغریٰ کی ہر ایک قسم کو چاروں کبریٰ کے ساتھ ملایا

جائے تو 16=4x4 بن جائے گا۔

نقشہ

صغریٰ	کبریٰ
موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ
موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ
سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ
سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ

لیکن ہر شکل کے لئے کچھ شرائط ہیں، جن کی وجہ سے تمام ضروب منتج نہیں بلکہ بعض ضروب منتجہ (نتیجہ دینے والی) اور بعض عقیمہ (نتیجہ نہ دینے والی) ہیں۔

تنبیہ: اب ہر ایک شکل کی شروط ملاحظہ کیجیے۔ جو ضرب، شرط کے موافق ہو وہ صحیح اور جو ضرب، شرط کے موافق نہ ہو وہ عقیم سمجھی جائے گی۔

شکل اول کی شروط

شکل اول کے منتج ہونے کے لئے ایجاب صغری مع کلیۃ کبری شرط ہے۔ (یعنی صغری ہمیشہ موجبہ اور کبری ہمیشہ کلیہ ہو) یہ شکل اول تمام اشکال میں اشرف اور بدیہی الانتاج ہے۔ صرف اس کی خصوصیت ہے کہ چاروں محصورات نتیجے میں آتے ہیں۔ اس میں ضروب صحیحہ منتجہ چار اور ضروب عقیمہ وغیر منتجہ بارہ/۲۱ ہیں۔

نقشہ ملاحظہ ہو!

صغریٰ	کبریٰ	کیفیت	نتیجہ
1. موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	موجبہ کلیہ
موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	......
موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ کلیہ
موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	.....
2. موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	موجبہ جزئیہ
موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	.....
موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
موجبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	.....
3. سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	....
سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....
4. سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	....
سالبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....

شکل ثانی کی شروط

شکل ثانی کے منتج ہونے کے لئے اختلاف المقدمتین فی الکیف مع کلیۃ الکبری شرط ہے (یعنی دونوں مقدمے) صغری وکبری (ایجاب وسلب کے اعتبار سے مختلف ہوں اور کبری ہمیشہ کلیہ ہو) اس میں بھی ضروب منتجہ چار اور غیر منتجہ بارہ ہیں، اس میں نتیجہ ہمیشہ سالبہ ہوگا، دو میں سالبہ کلیہ اور دو میں

سالبہ جزئیہ۔ **نقشہ ملاحظہ ہو!**

صغری	کبریٰ	کیفیت	نتیجہ
1.موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	عقیم	.....
موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	.....
موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ کلیہ
موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	.....
2.موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	عقیم	.....
موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	.....
موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
موجبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	.....
3۔ سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	سالبہ کلیہ
سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	.....
سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	.....
سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	.....
4۔ سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
سالبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	.....
سالبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	.....
سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	.....

﴿سبق نمبر:37﴾

شکل ثالث کی شروط

شکل ثالث کے منتج ہونے کے لئے ایجاب صغری مع کلیۃ احدی المقدمتین شرط ہے (یعنی صغری ہمیشہ موجبہ ہو اور صغری وکبری دونوں میں سے کوئی ایک لازمی طور پر کلیہ ہو، اگر دونوں کلیہ ہو جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں) اس کی ضروب صحیحہ ومنتجہ چھ/6 اور ضروب عقیمہ وغیر منتجہ دس/10 ہیں۔

اسکا نتیجہ ہمیشہ جزئیہ ہوتا ہے تین ضربوں میں نتیجہ موجبہ جزئیہ ہوگا اور تین میں سالبہ جزئیہ ہوگا۔

نقشہ ملاحظہ ہو!

صغری	کبری	کیفیت	نتیجہ
1۔ موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	موجبہ جزئیہ
موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	صحیح	موجبہ جزئیہ
موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
2۔ موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	موجبہ جزئیہ
موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	....
موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
موجبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....
3۔ سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	....
سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....
4۔ سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	....
سالبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....

شکل رابع کی شروط

شکل رابع کے منتج ہونے کے لئے بطریق منع الخلو دو قسم کی شرطیں ہیں: ایجاب المقدمتین مع کلیۃ الصغری یا اختلاف المقدمتین مع کلیۃ احدھما (یعنی یا تو صغری وکبری دونوں موجبہ ہوں اور صغری کلیہ ہو یا صغری وکبری ایجاب وسلب کے اعتبار سے مختلف ہو اور دونوں میں سے ایک لازمی طور پر کلیہ ہو) اس کی ضروب منتجہ آٹھ اور غیر منتجہ بھی آٹھ ہیں۔ اس کے نتیجہ میں محصورات اربعہ میں سے تین محصورے آتے ہیں: وہ اس طرح کہ دو ضربوں میں نتیجہ موجبہ جزئیہ، ایک میں سالبہ کلیہ اور پانچ میں سالبہ جزئیہ ہوگا لہذا ایک محصورہ یعنی موجبہ کلیہ نتیجہ میں نہیں آئے گا۔

نقشہ ملاحظہ ہو!

صغری	کبریٰ	کیفیت	نتیجہ
1۔ موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	موجبہ جزئیہ
موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	صحیح	موجبہ جزئیہ
موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
2۔ موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	عقیم	....
موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	....
موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
موجبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....
3۔ سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	سالبہ کلیہ
سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	....
سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....
4۔ سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	صحیح	سالبہ جزئیہ
سالبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	عقیم	...
سالبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	عقیم	..
سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	عقیم	....

قیاس اقترانی شرطی کی وضاحت

قیاس اقترانی شرطی کی بھی چار شکلیں ہیں:

وجہ حصر: حد اوسط دونوں میں مقدم ہوگی یا دونوں میں تالی یا صغری میں مقدم اور کبری میں تالی یا اس کا عکس، اگر دونوں میں مقدم ہو تو ''شکل ثالث'' اور اگر دونوں میں تالی ہو تو ''شکل ثانی'' اور اگر صغری میں مقدم اور کبری میں تالی ہو تو ''شکل رابع'' اور اگر اس کا عکس ہو یعنی صغری میں تالی اور کبری میں مقدم ہو تو ''شکل اول''۔

سوالات

۱۔ قیاس اقترانی کی کتنی قسمیں ہیں بمع وجہ حصر ذکر کریں نیز ہر ایک کی تعریف عربی میں کریں
2۔ قیاس اقترانی کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟ ۳۔ اشکال کل کتنی ہیں بمع وجہ حصر اور مثال کے
بیان کریں؟ ۴۔ مندرجہ ذیل مصطلحات کی تعریف بیان کریں حد اوسط، اصغر، اکبر،
صغری، کبری، ضرب، مقدمہ، نتیجہ قیاس۔ ۵۔ اشکال اربعہ کی ضروب منتجہ بیان کریں؟
۶۔ ہر شکل میں نتیجہ دینے کی کتنی شرطیں ہیں بیان کریں؟

﴿سبق نمبر: 38﴾

قیاس استثنائی کا بیان

الاستثنائی: ہو مرکب من مقدمتین احدہما شرطیۃ والاخری حملیۃ ویتخلل بینہما کلمۃ الاستثناء مثل لکن وامثالہ۔ یعنی جو دو قضیوں سے مرکب ہو اور پہلا قضیہ شرطیہ ہو جس میں بعینہ نتیجہ یا نقیض نتیجہ مذکور ہو اور دونوں قضیوں کے درمیان اداۃ استثناء ہو، جیسے: ان کانت الشمس طالعۃً فالنہار موجود لکن الشمس طالعۃ فالنہار موجودٌ۔ یا ان کانت الشمس طالعۃً فالنہار موجود لکن النہار لیس بموجود فالشمس لیست بطالعۃٍ

قیاس استثنائی کی دو قسمیں ہیں: 1. استثنائی اتصالی۔ 2. استثنائی انفصالی۔

وجہ حصر: دیکھیں گے قیاسِ استثنائی قضایا متصلہ سے مرکب ہوگا یا قضایا منفصلہ سے، اگر قضایا متصلہ سے مرکب ہو تو استثنائی اتصالی اور اگر قضایا منفصلہ سے مرکب ہو تو استثنائی انفصالی۔ استثنائی اتصالی کی چار صورتیں بنتی ہیں جن میں دو صحیح دو غلط ہیں۔

نقشہ میں دیکھیں!

استثناء	نتیجہ	کیفیت
عین مقدم	عین تالی	صحیح، جیسے: کلما کانت الشمس طالعة کان النهار موجودا لکن الشمس طالعة فالنهار موجود
نقیض مقدم	نقیض تالی	غلط
عین تالی	عین مقدم	غلط
نقیض تالی	نقیض مقدم	صحیح، جیسے: کلما کانت الشمس طالعة فالنهار موجود لکن النهار لیس بموجود فالشمس لیست بطالعة

استثنائی انفصالی کی ابتداء تین قسمیں ہیں: 1. حقیقیہ۔ 2. مانعۃ الجمع۔ 3. مانعۃ الخلو۔

اب منفصلہ حقیقیہ ہو تو مقدم اور تالی میں سے کسی ایک کے عین کا استثناء دوسرے کی نقیض کا نتیجہ دے گا اور ان میں سے کسی ایک کی نقیض کا استثناء دوسرے کے عین کا نتیجہ دے گا اور اگر مانعۃ الجمع ہو تو صرف قسمِ اول نتیجہ دے گی، اگر مانعۃ الخلو ہو تو صرف قسمِ ثانی نتیجہ دے گی۔

اب نقشہ میں توجہ سے دیکھیں! حقیقیہ کی چار صورتیں!

استثناء	نتیجہ	کیفیت
عین مقدم	نقیض تالی	صحیح، جیسے: ھذا العدد اما زوج او فرد لکنہ زوج فلیس بفرد
عین تالی	نقیض مقدم	صحیح، جیسے: ھذا العدد اما زوج او فرد لکنہ فرد فلیس بزوج
نقیض مقدم	عین تالی	صحیح، جیسے: ھذا العدد اما زوج او فرد لکنہ لیس بزوج فیکون فردا
نقیض تالی	عین مقدم	صحیح، جیسے: ھذا العدد اما زوج او فرد لکنہ لیس بفرد فیکون زوجا

مانعۃ الجمع کی بھی چار صورتیں ہیں:

استثناء	نتیجہ	کیفیت
عین مقدم	نقیض تالی	صحیح، جیسے: ھذا الشیٔ اما شجر او حجر لکنہ شجر فلیس بحجر
عین تالی	نقیض مقدم	صحیح، جیسے: ھذا الشیٔ اما شجر او حجر لکنہ حجر فلیس بشجر
نقیض مقدم	عین تالی	غلط
نقیض تالی	عین مقدم	غلط

مانعۃ الخلو کی بھی چار صورتیں ہیں:

استثناء	نتیجه	کیفیت
عین مقدم	نقیض تالی	غلط
عین تالی	نقیض مقدم	غلط
نقیض مقدم	عین تالی	صحیح، جیسے: زید اما فی البحر واما ان لایغرق لکنہ لیس فی البحر فھو لایغرق
نقیض تالی	عین مقدم	صحیح، جیسے: زید اما فی البحر واما ان لایغرق لکنہ یغرق فھو فی البحر

تنبیہ: یہاں تک حجت کی تین قسموں میں سے ”قیاس“ کا بیان تھا، اب ”استقراء و تمثیل“ کا بیان ہوگا۔

سوالات

1۔ قیاس استثنائی کی تعریف اور اقسام مع وجہ حصر بیان کریں؟ 2۔ قیاس استثنائی اتصالی میں کتنی صورتیں ہیں نیز صحیح صورتوں کی مثالیں ذکر کریں؟ 3۔ حقیقیہ، مانعۃ الجمع، مانعۃ الخلو کی قسمیں ہیں ہر ایک میں کتنی صورتیں ہیں صحیح اور غلط کی تعیین کریں نیز صحیح کی مثالیں ذکر کریں؟

﴿سبق نمبر: 39﴾

استقراء اور تمثیل کا بیان

الاستقراء: ھو الحکم علی کل بتتبع الجزئیات.

استقراء لغت میں تلاش کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں جزئی سے کلی پر حکم لگانے کو ”استقراء“ کہتے ہیں۔ پھر استقراء کی دو قسمیں ہیں:

1. استقراء تام ۔ 2. استقراء ناقص۔

الاستقراء التام: هو الاستدلال من احوال جميع الجزئيات الى الكلى.

الاستقراء الناقص: هو الاستدلال من بعض الجزئيات الى الكلى.

وجہ حصر: کلی پر استدلال جمیع جزئیات سے ہوگا یا اکثر جزئیات سے، اگر جمیع جزئیات سے ہو تو استقراء تام اور اگر اکثر جزئیات سے ہو تو استقراء ناقص۔

فائدہ: استقراء تام مفید للیقین ہے مگر اسکا وجود نادر یعنی قلیل ہے اور استقراء ناقص مفید للظن ہے، جیسے: آپ نے حیوان کے اکثر افراد مثلاً گھوڑا، گدھا، اونٹ، شیر، کو دیکھا کہ وہ کھاتے وقت نچلے جبڑے کو ہلاتے ہیں تو آپ نے ان اکثر جزئیات سے ایک کلی پر حکم لگایا کہ کل حیوان یحرک فکہ الاسفل عند المضغ، کہ ہر حیوان چباتے وقت نچلے جبڑے کو ہلاتا ہے ۔اب یہ مفید للیقین نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کلی کے بعض افراد ایسے ہوں جو کھاتے وقت نیچے جبڑا نہ ہلاتے ہوں، جیسے: مگرمچھ۔

تمثیل کا بیان

التمثیل: هو اثبات حكم فى جزئى لوجوده فى جزئى أخر لمعنى جامع مشترك بينهما .

تمثیل لغت میں مثال بیان کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح مناطقہ میں ایک جزئی سے دوسری جزئی پر کسی علت مشترکہ کی وجہ سے حکم لگانا "تمثیل" کہلاتا ہے ۔یہی چیز فقہاء کے ہاں قیاس کہلاتا ہے (ولا مشاحۃ فی الاصطلاح) یعنی ایک جزئی میں کوئی حکم کسی علت کیوجہ سے پایا

---

(18) نوٹ: قیاس سفسطی کا مقصد کسی کو مغالطہ دینا ہے اور مغالطہ دینے کی مختلف صورتیں ہیں، بڑی کتابوں میں آجائیں گی انشاء اللہ۔

(19) فائدہ: ان قیاسوں میں معتبر قیاس برھان ہے کیونکہ یقین کا فائدہ دیتی ہے ۔اور اعتقادیات میں استعمال کیا جاتا ہے اور بقیہ بعض مفید للظن ہیں اور بعض نہ مفید للیقین اور نہ مفید للظن ہیں۔

جائے اور وہی علت کسی دوسری جزئی میں بھی پائی جائے تو پہلی جزئی کا حکم دوسری جزئی میں جاری کر دینے کو تمثیل کہتے ہیں، مثلاً: شراب کا حکم یہ ہے کہ یہ حرام ہے تو آپ نے اس میں حرام ہونے کی علت سوچی، سوچنے سے پتہ چلا کہ علت نشہ ہے، پھر یہی نشہ بھنگ میں بھی دیکھی تو وہی حرام ہونے کا حکم اس پر بھی لگا دیا۔

ارکان تمثیل کا بیان

تمثیل میں چار چیزیں ہوتی ہیں: ایک وہ جس کے اندر اصلاً حکم ثابت ہے اس کو اصل اور مقیس علیہ کہتے ہیں، دوسری وہ جو اصل کے اندر موجود ہے، وہ حکم کہلاتا ہے، تیسری اس کی وجہ جو تم نے سوچ کر نکالی وہ علت کہلاتی ہے، چوتھی وہ جس میں تم نے علت دیکھی اور حکم اس میں بھی جاری کر دیا اس کا نام مقیس اور فرع ہے۔

نقشہ ذیل میں غور کیجیے!

مقیس علیہ یا اصل	حکم	علت	مقیس یا فرع
شراب	حرام ہونا	نشہ	بھنگ

فائدہ: تمثیل سے یقین کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس لئے کہ جو مقیس علیہ کی علت تم نے نکالی ہے ممکن ہے وہ اس حکم کی علت نہ ہو بلکہ کوئی اور ہو۔

---

(20) فائدہ: مخبر جماعت کی تعداد بعض کے نزدیک کم از کم چار، بعض کے نزدیک دس اور بعض کے نزدیک چالیس ہے لیکن بہتر یہ کہ تعداد خبر دینے والے راویوں اور واقعہ کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتی رہتی ہے لہذا عدد کی کوئی تعیین نہیں ہونی چاہیے۔

دلیل لمی اور انی کا بیان

وجہ حصر 1: قیاس میں جن مقدمات کو آپ علت بنا رہے ہیں وہ حقیقت اور نفس الامر میں بھی علت ہوں گے یا نہیں، اگر ہوں تو "دلیل لمی" اور اگر نہ ہوں تو "دلیل انی"۔

وجہ حصر 2: استدلال علت سے معلول پر ہوگا یا معلول سے علت پر، اگر استدلال علت سے معلول پر ہو تو "دلیل لمی" اور اگر معلول سے علت پر ہو تو "دلیل انی"

دلیل لمی کی مثال: زید محموم لانہ متعفن الاخلاط، وکل متعفن الاخلاط محموم تو نتیجہ نکلے گا زید محموم

دلیل انی کی مثال: زید متعفن الاخلاط لانہ محموم، وکل محموم متعفن الاخلاط تو نتیجہ نکلے گا زید متعفن الاخلاط

﴿سبق نمبر: 40﴾

صناعات خمسہ کا بیان

تمہید: یہ سمجھیں کہ قیاس میں دو چیزیں ہوتی ہیں: 1۔ صورت قیاس۔ 2۔ مادہ قیاس۔

الصورة: هی الهیأة الحاصلة من ترتیب المقدمات ووضع بعضها عند بعض.

یعنی صورتِ قیاس وہ ہیئت ہے جو مقدمات کے ترتیب دینے اور بعض مقدمات کو بعض کے پاس رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔

المادة: هی المقدمات التی یتألف منها القیاس.

یعنی مادہ قیاس وہ مقدمات ہیں جن سے قیاس مرکب ہوتا ہے۔

اب تک قیاس کا بیان صورت کے اعتبار سے تھا، اب مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں جن کو صناعات خمسہ کہتے ہیں:

1. قیاس شعری ۔ 2. قیاس خطابی۔ 3. قیاس برھانی۔ 4. قیاس جدلی۔ 5. قیاس سفسطی۔

قیاس شعری: قیاس مؤلف من المخیلات الصادقة او الکاذبة المستحیلة او الممکنة المؤثرة فی النفس قبضاً و بسطاً یعنی وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کا منشاء محض خیال ہو خواہ واقع میں صادق ہوں یا کاذب جیسے: زید چاند ہے اور ہر چاند روشن ہے پس زید روشن ہے۔

قیاس خطابی: قیاس مؤلف مفید للظن و مقدماته مقبولة ماخوذة ممن یحسن الظن فیهم کالاولیاء والحکماء یعنی وہ قیاس ہے جو مقدماتِ مقبولہ سے مرکب ہو جیسے: علماء حکماء کے اقوال یا ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن میں غالب گمان صحیح ہونے کا ہو جیسے: زید یطوف فی اللیل و کل من یطوف فی اللیل فهو سارق فزید سارق۔

قیاس برھانی: قیاس مؤلف من الیقینیات بدیهیة کانت او نظریة منتهیة الیها یعنی وہ قیاس ہے کہ مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو خواہ مقدمات بدیھی ہو یا نظری جیسے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ہر اللہ کا رسول واجب الاطاعت ہے پس محمد ﷺ واجب الاطاعت ہیں۔

قیاس جدلی: قیاس مرکب من مقدمات مشهورة او مسلمة عند الخصم صادقة کانت او کاذبة یعنی وہ قیاس ہے جو مقدماتِ مشہورہ سے مرکب ہو اب چاہے یہ شہرت مفادِ عامہ کی وجہ سے ہو جیسے: العدل حسن والظلم قبیح یا اس کی شہرت کسی خاص قوم کے ہاں ہو جیسے ہندوؤں کا قول ہے کہ جاندار کا ذبح کرنا برا ہے اور ہر برا کام واجب الترک ہے تو پس جاندار کا ذبح کرنا واجب الترک ہے۔

قیاس سفسطی: قیاس مرکب من الوهمیات الکاذبة المخترعة للوهم او من الکاذبة

المشبھات بالصادقة. یعنی وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو محض وہمی ہوں یا ایسے جھوٹے مقدمات سے مرکب ہو جو سچ کے ساتھ مشابہ ہوں جیسے: گھوڑے کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے کہا جائے ھذا فرس و کل فرس صاھل فھذا صاھل. (18)

وجہ حصر: مقدمات قیاس تخییلی ہونگے یا تصدیقی، اگر تخییلی ہوں تو قیاس شعری، اگر تصدیقی ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں: ظنی ہونگے یا جزمی، اگر ظنی ہوں تو قیاس خطابی، اگر جزمی ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں: یقین کا فائدہ دیں گے یا نہیں، اگر دیں تو قیاس برھانی، اگر نہ دیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں: کسی قوم کے ہاں معتبر ہوں گے یا نہیں، اگر ہوں تو قیاس جدلی، ورنہ قیاس سفسطی۔ (19)

قیاس برھانی کے اصول ستہ

1. اولیات۔ 2. مشاھدات۔ 3. فطریات۔ 4. حدسیات۔ 5. تجربیات۔ 6. متواترات۔

اولیات: ھی قضایا یجزم العقل فیھا بمجرد الالتفات والتصور ولا یحتاج الی واسطة. یعنی وہ قضایا جن میں عقل صرف طرفین (موضوع محمول) کے تصور کرنے سے یقین کر لے دلیل کی ضرورت نہ پڑے جیسے: کل اپنے جزء سے بڑا ہوتا ہے۔

مشاھدات: ھی قضایا یحکم فیھا بواسطة المشاھدات والاحساس. یعنی وہ قضایا جن میں عقل، مشاہدہ اور حس کے واسطے سے حکم لگاتی ہو اور اب اگر حواس ظاہرہ ہیں تو حسیات کہلائیں گے جیسے: سورج روشن ہے اور اگر حواس باطنہ ہیں تو وجدانیات کہلائیں گے جیسے: ہم کو بھوک یا پیاس لگتی ہے۔

فطریات: ھی ما یفتقر الی واسطة غیر غائبة عن الذھن اصلاً. یعنی وہ قضایا جن میں دلیل کبھی ذہن سے غائب نہیں ہوتی اور ان کو قضایا قیاساتھا معھا بھی کہتے ہیں جیسے: چار جفت ہے۔

حدسیات: ھی ظھور المبادی دفعۃً واحدۃً من دون ان یکون ھناک حرکۃ فکریۃ یعنی وہ قضایا کہ جن میں فوراً دلیل کی طرف ذہن جائے لیکن صغری وکبری کی ترتیب دینے کی ضرورت نہ پڑے جیسے: کسی نے مفتی ماہر سے پوچھا کہ چوہا کنویں میں گر پڑا کتنے ڈول نکالیں گے؟ اور وہ فوراً جواب دے کہ تیس ڈول نکالنا واجب ہے، تو یہ قضیہ تیس ڈول نکالنا واجب ہے حدسی ہے کہ مفتی کا ذہن دلیل کی طرف گیا لیکن صغریٰ وکبریٰ ملانے کی ضرورت نہ پڑی۔

تجربیات: ھی قضایا یحکم العقل بھا بواسطۃ تکرار المشاھدۃ وعدم التخلف حکماً کلیاً یعنی وہ قضایا جن پہ حکم لگانے کے لئے عقل تکرار مشاہدہ کا محتاج ہو اور بار بار مشاہدہ کے باوجود اس کا خلاف نہ ہوا ہو جیسے: جمال گھوٹہ مسہل ہے۔

متواترات: ھی قضایا یحکم بھا بواسطۃ اخبار جماعۃ یستحیل العقل تواطؤھم علی الکذب. یعنی وہ قضایا جن کے یقین کا حکم ایک ایسی جماعت کی خبر دینے سے لگایا گیا ہو جن کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا عقلاً محال ہو جیسے: کعبہ مکہ مکرمہ میں ہے ۔(20)

وجہ حصر: مقدمات بدیہیات کے اطراف کا تصور مع النسبۃ کافی فی الحکم والجزم ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو اولیات، جیسے: الکل اعظم من الجزء. اگر نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں: حس ظاہری یا باطنی کے علاوہ کسی اور واسطے پر موقوف ہونگے یا نہیں، اگر نہ ہوں تو مشاہدات، پھر اگر یہ حس ظاہری پر موقوف ہوں تو حیات، جیسے: الشمس طالعۃ. اور اگر حس باطنی پہ موقوف ہوں تو وجدانیات، جیسے: انا جائع. اور اگر کسی اور واسطہ پر موقوف ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں: وہ واسطہ ان اطراف کے حضور کے وقت ذہن سے غائب ہوگا یا نہیں، اگر نہ ہو تو فطریات، ان کو "قضایا قیاساتھا معھا" بھی کہتے ہیں، جیسے: الاربعۃ زوج. اور اگر غائب ہوں تو پھر دیکھیں گے

حدس استعمال ہوگا یا نہیں، اگر ہو تو حدسیات، جیسے: نور القمر مستفاد من نور الشمس۔ اگر نہ ہو تو دو حال سے خالی نہیں: کثرتِ تجربہ سے حاصل ہوگا یا ایسی جماعت سے جس کا تواطؤ علی الکذب محال ہو، اگر کثرت تجربہ سے حاصل ہو تو تجربیات، جیسے: السقمونیا مسهلة۔ اور اگر ایسی جماعت سے حاصل ہو جس کا تواطؤ علی الکذب محال ہو تو متواترات، جیسے: الکعبة فی مکة المکرمة۔ روضة النبی فی مدینة المنورة۔

حواس کا بیان

حواس دو قسم پر ہیں: 1۔ حواس ظاہرہ۔ 2۔ حواس باطنہ۔

پھر ہر ایک کی پانچ قسمیں ہیں:

حواس خمسہ ظاہرہ: 1۔ باصرہ (آنکھ) 2۔ سامعہ (کان) 3۔ شامہ (ناک) 4۔ ذائقہ (زبان) 5۔ لامسہ (یہ پورے جسم میں ہے) (ان کی تعریفات کتابوں میں آئیں گی)

حواس خمسہ باطنہ: 1۔ حِس مشترک۔ 2۔ خیال۔ 3۔ وہم۔ 4۔ حافظہ۔ 5۔ متصرفہ۔

تمہیداً یہ سمجھیں: دماغ کے اندر تین جوف (خلاء) ہیں۔ جوف اول مقدمِ دماغ ہے جو سب سے بڑا ہے۔ جوف ثانی وسط دماغ ہے جو سب سے چھوٹا ہے۔ اور جوف ثالث مؤخرِ دماغ ہے جو مقدمِ دماغ سے چھوٹا اور وسطِ دماغ سے بڑا ہے۔ جوفِ اول میں حس مشترک اور خیال ہیں۔ اور جوف ثانی میں قوتِ متصرفہ ہے اور جوفِ ثالث میں وہم اور قوتِ حافظہ ہے،

1۔ حِس مشترک: وہ قوت ہے جو ظاہری صورت کا ادراک کرتی ہے جیسے: مدرسہ کی صورت کا ادراک کرنا۔

2۔ خیال: یہ حِس مشترک کے لئے خزانہ ہے۔ یعنی جب وہ چیز سامنے سے غائب ہو جائے تو قوتِ خیال اس کو اپنے خزانے میں جمع کرلیتا ہے۔

3. **وھم:** وہ قوت ہے جو ظاہری چیزوں کے علاوہ معانی جزئیہ کا ادراک کرتی ہے جیسے: دوستی اور دشمنی کا ادراک۔

4۔ **حافظہ:** وہ قوت ہے جو معانی جزیہ کے لئے خزانہ ہے، یعنی وھم کے ذریعہ حاصل شدہ معانی جزئیہ کو قوتِ حافظہ محفوظ رکھتی ہے جیسے: آپ کو کسی سے محبت ہوئی تھی جو ابھی تک یاد ہے،

5۔ **متصرفہ:** وہ قوت ہے جو حس مشترک اور وہم سے حاصل شدہ صورتوں اور معانی کے درمیان تحلیل و ترکیب کا کام کرے جیسے: آپ کے ذہن میں زید اور عمر کی صورت موجود ہے اب قوتِ متصرفہ نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا۔

حواسِ باطنہ کی وجہ حصر: حواسِ باطنہ مقدمِ دماغ میں ہونگے یا وسطِ دماغ میں یا مؤخرِ دماغ میں، اگر وسطِ دماغ میں ہوں تو "متصرفہ" اگر مقدمِ دماغ میں ہوں تو پھر دیکھیں گے صورتوں کے ادراک کے لئے آلہ ہونگے یا خزانہ ، اگر آلہ ہوں تو "حس مشترک" اور اگر خزانہ ہوں تو "خیال" اگر مؤخرِ دماغ میں ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں: معانی جزیہ کے لئے مدرک ہونگے یا خازن، اگر مدرک ہوں تو "وھم" اگر خازن ہوں تو "حافظہ"۔

فائدہ: حواسِ باطنہ کے قائل فلاسفہ ہیں، اھل سنت والجماعت اس کے قائل نہیں ہیں.

سوالات

ا۔ استقراء کی تعریف اور قسمیں بمع وجہ حصر بیان کریں؟ 2۔ تمثیل کی تعریف اور ارکان ذکر کریں؟ 3۔ دلیل لمی اور انی کی وجہ حصر بیان کریں؟ 4۔ صناعات خمسہ کسے کہتے ہیں نام بتائیں نیز وجہ حصر بھی بیان کریں؟ 5۔ قیاس برھانی کے اصول ستہ کی تعریفات اور وجہ حصر بیان کریں؟ 6۔ مادہ قیاس اور صورت قیاس کی عربی میں تعریف بیان کریں؟ 7۔ حواس ظاہرہ اور حواس باطنہ بیان کریں نیز حواس باطنہ کی وجہ حصر ذکر کریں؟

تمت بالخیر

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمدٍ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مصادر ومراجع

1۔ تقریر قطبی
2۔ سراج التہذیب
3۔ شرح تہذیب
4۔ المرقات
5۔ ایساغوجی
6۔ درس ایساغوجی
7۔ اللآلی المضیئۃ
8۔ تحفہ نعیمی
9۔ تشریحات سواتی
10۔ تفہیم المنطق
11۔ توضیح المنطق
12۔ تیسیر المنطق
13۔ التحقیق الغریب
14۔ آسان علم منطق
15۔ الشریفی
16۔ سراج المنطق
17۔ تسہیل المنطق لمحمد انور بدخشانی
18۔ تسہیل المنطق صدیق احمد باندوی
19۔ مخطوطہ کاپی مولانا عبداللہ صاحب پنڈ سلطانی
20۔ مخطوطہ کاپی مولانا محبوب الرحمن صاحب
21۔ مخطوطہ کاپی مولانا حفیظ الرحمن صاحب
22۔ ضوابط منطقیہ
23۔ انوار التہذیب
24۔ توضیحات

’’اگر نیت بخیر ہو تو ہمارے نزدیک، بخاری پڑھانے والا اور قطبی پڑھانے والے میں کوئی فرق نہیں‘‘۔ (مقولہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

’’اگر قدیم منطق اور فلسفہ کو بالکل دیس نکالا دے دیا جائے تو اسلاف کی کتابوں سے خاطر خواہ استفادے کی راہ مسدود ہو جاتی ہے جو ہمارا گرانقدر علمی سرمایہ ہے اسکے علاوہ منطق وفلسفہ کی تعلیم سے ذہن وفکر کو جلا ملتی ہے اور ذہن مسائل کو مرتب طریقے سے سوچنے کا عادی بن جاتا ہے اور اس طرح یہ علوم تفسیر، حدیث فقہ اور اصول فقہ کے مسائل کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں‘‘۔

(شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظ اللہ)

میرے والد میرے شیخ اور ان کا مزاج و مذاق، صفحہ نمبر 39